اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے +

نمبر (۲۵) مطبوعہ ۲۲ جون ۱۸۹۴ء بروز جمعہ جلد (۲۲)

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے ۔ عہ

قیمت بیرونجات سے معہ محصول ڈاک عہ/ آر

قیمت دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی عہ/

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی

مفت دی جائے گی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لی جائیگی +

ایڈیٹوریل

پھر یہودیوں نے اس لحاظ سے کہ لاشیں سبت کے دن صلیبوں پر نہ رہجا دیں کیونکہ وہ دن طیاری کا تھا بلکہ بڑا ہی سبت تھا پلاطوس سے عرض کی کہ اُن کی ٹانگیں توڑی اور لاشیں اُتاری جائیں۔ تب سپاہیوں نے آکے پہلے اور دوسرے کی ٹانگیں جو اُس کے ساتھ صلیب پر کھینچے گئے تھے توڑیں۔ لیکن جب اُنہوں نے یسوع کی طرف آکے دیکھا کہ وہ مر چکا ہے تو اُس کی ٹانگیں نہ توڑیں۔ پر سپاہیوں میں سے ایک نے بھالے سے اُس کی پسلی چھیدی او فی الفور اُس سے لہو اور پانی نکلا اور جس نے یہہ دیکھا گواہی دی اور اُس کی گواہی سچی ہے اور وہ جانتا ہے کہ سچ کہتا ہے تاکہ تم ایمان لاؤ۔ کیونکہ یہہ باتیں ہوئی کہ نوشتہ پورا ہووے کہ اُس کی کوئی ہڈی توڑی نہ جائیگی اور پھر دوسرا نوشتہ اِس مضمون کا ہے کہ وے اُس پر جسے اُنہوں نے چھیدا نظر کرینگے +

یوحنا ۱۹-۳۱ سے ۳۷ تک +

جب کوئی شخص صریح صداقت کو تسلیم کرنے سے عمداً گریز کرتا ہے۔ تو اُس کا تعاقب کر کے راہ راست پر لانا۔ اور امر حق کا قایل و مقر کرنا اگر ناممکن نہیں۔ تو نہایت دشوار ضرور ہے۔ برہمہ پرچارک کے کسی نامہ نگار۔ ج۔ د۔ نے مسیح کی اُس جعلی سوانح عمری کی بنا پر۔ جو تبت میں ایک روسی سیاح کو ملی ہے۔ جس کا ذکر قبل ازیں ہو چکا ہے۔ ایک طویل آرٹیکل لکھا ہے۔ اور کوشش کی ہے کہ مسیح کی صلیبی موت۔ اور اُس کی الوہیت کو بلا ضرورت اور باطل ٹھہرا دے ؛ ضرورت نہیں کہ ہم کل آرٹیکل مذکورہ کو نقل کریں تاہم اِس مہلک غلطی کو۔ جس میں نہ صرف محمدی۔ بلکہ شل ج۔ د۔ اَور لوگ بھی مبتلا ہیں۔ ظاہر کرنا فرض مسیحیت سمجھ کر مسیح کی موت کی نسبت۔ جو ایک تاریخی ماجرا ہے چند باتیں لکھتے ہیں :۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ "خدا جانے عیسائی حضرات نے حضرت عیسیٰؑ کی مذکورہ سوانح عمری کی خبر کو کس تردد اور تشویش سے پڑہا ہوگا" مگر ہم اُس کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ عیسائیوں نے اُس کا بہت ہی کم نوٹس لیا ہے۔ کیونکہ ایسی بہت سی جعلی سوانح عمریاں اِس سے پیشتر اُن کی نظر سے گذر چکی ہیں۔ جو مسیح کی صلیبی موت کی بابت یا تو بالکل خاموش ہیں۔ یا سراسر غلط بیان کرتی ہیں مسیحی کیوں متردد اور مشوش ہوں جبکہ اُن کے ہاتھ میں مسیح کی صحیح اور مستند سوانح عمری جس کو اُس کے ہمعصر مورخوں اور بچشم دیدہ گواہوں نے لکھا ہے موجود ہے؟ ہاں یہہ سچ ہے کہ ج۔ د۔ جیسے لوگوں کے لئے یہہ سوانح عمری لطف اور دلچسپی کا باعث معلوم ہوئی ہو گی۔ کیونکہ انہیں مسیح کی زندگی کے صحیح واقعات اب تک نہیں ملے ہیں۔ اور اُس کی پیدایش اور موت کا معاملہ اُن کے

نزدیک ایک لاحل معما ہے:: اُس کا یہہ لکھنا بے خبری پر دلالت کرتا ہے۔ کہ مسیح کی زندگی کے فقط تین برس کے صحیح یا غلط واقعات اور موت کا حال بیبل میں ملتا ہے۔ مگر وہ بھی مشکوک طور پر:: کیا اُس نے اُس کی پیدایش سے لے کر مصر میں جاکر سکونت کرنے۔ اور واپس آکر ناصرہ میں مقیم ہونے۔ اور سال بسال اپنے والدین کے ساتھہ اوقات اعیاد یہود پر یروشلم میں جانے۔ اور بارہ برس کی عمر میں ہیکل میں استادوں کی سُننے۔ اور اُن سے سوال کرنے۔ اور سامعین تھے اُس کے جوابوں سے دنگ رہنے کا ذکر بیبل میں کبھی پڑہا ہے؟ شاید نہیں پڑہا۔ ورنہ وہ اُس کو مشکوک لکھنے کی ہرگز جرأت نہ کرتا:: یہہ سچ ہے۔ کہ بارہ برس کے ذکر کے بعد سے تیس برس تک کی عمر کے حالات بیبل میں نہیں ملتے۔ اور جبکہ اُس کے ہمعصر سوانح نویس کسی الہٰی حکمت سے اُن باتوں کا بیان لکھنے میں ساکت ہیں۔ تو اور کسی بعد کی غیر ملکی تحریر کا کیونکر اعتبار کیا جاسکتا ہے؟:: بیشک زیر بحث سوانح عمری میں مسیح کی موت کا کچھہ ذکر نہیں لکھا۔ لیکن ج۔ د کا یہہ لکھنا۔ کہ "اُس کی موت کا عقدہ اُس میں ویسا ہی بستہ ہے جیسا کہ بیبل میں" اُس کی بڑی بے خبری یا حقیقت سے عمداً چشم پوشی و خلاف بیانی ہے:: اناجیل اربع مسیح کی صلیبی موت کا بالاتفاق ایسا صاف اور شرح بیان کرتی ہیں۔ کہ بجز ایک نامنصف اور متعصب شخص کے کسی محقق و منصف مزاج کو اُس میں ذرا بھی شک و شبہ نہیں ہو سکتا:: افسوس ہے کہ باوصف ایسی صاف نقلی دلایل معتبرہ کے موجود ہونے کے وہ لکھتا ہے۔ کہ "مسیح کی موت کا قصہ عقلی اور نقلی دلایل سے صحیح معلوم نہیں ہوتا" اور اپنے مشتبہ خیال کو ظاہر کرتا ہے۔ کہ "وہ طبعی موت سے مرے ہوں گے"! مسیح کی صلیبی موت کی نسبت جس کی بکثرت پیشین گوئیاں اور علامات و اشارات عہد عتیق میں ہیں اور جس کی تکمیل کے مُفصّل و مُشرّح بیانات عہد جدید میں موجود ہیں کسی مخالف و معترض کے یہہ مشتبہ الفاظ کہ "وہ طبعی موت سے مرے ہوں گے" کیسے خطرناک معلوم ہوتے ہیں!+

بیشک ج۔ د۔ اِس مشتبہ اور مہلک خیال کے موجد نہیں بلکہ جرمن اور فرنچ ملحدوں۔ اور قدیم بدعتیوں کے خوشہ چین ہیں۔ جنہوں نے ایسے ہی بادہوائی خیالات مسیح کی الوہیت و مصلوبیت اور قیامت کی نسبت اپنی تصنیفات میں ظاہر کئے ہیں۔ اور جن کی بنا پر مصنف قرآن نے بھی ماقتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم لکھ کر اِس عظیم تواریخی ماجرے پر پردہ ڈالا ہے۔ لیکن جبکہ مسیح کے ہمعصر معتبر اور چشم دیکھنے والے اشخاص کی مستند تحریریں۔ اور شہادتیں اس بارہ میں موجود ہیں۔ تو بعد کے غیر ملکی غیر ملہم لوگوں کے مخالف بیانات اور بے ٹھکانے خیالات کی محققوں کے نزدیک کیا وقعت ہو سکتی ہے؟+

اب ہم ج د کے آرٹیکل سے تھوڑا سا حصہ اس لئے نقل کرتے ہیں۔ تاکہ ناظرین کو اُس ہوائی اور خیالی قلعہ کی تعمیر و استحکام کا حال معلوم ہو جائے۔ جو اُس نے اپنی سمجھ میں بڑی حکمت و ہوشیاری سے اِس بھاری معاملہ کی نسبت کھڑا کیا ہے۔ اور اُس کی اور اس کے ہم خیالوں کی مذبذب اور مشتبہ قابل رحم حالت پر غور کرکے۔ ایسوں کے لئے دُعا کریں۔ کہ خداوند انہیں اِس مُہلک غلطی سے نکال کر مسیح کی صلیبی موت کی حقیقت و حکمت اُن پر ظاہر کرے۔ تاکہ وہ ہلاکت سے بچ جائیں۔ اور اُس کی زندگی سے ابدی زندگی حاصل کریں+

وہوہٰذا:۔

اگر ناجایز تعصب مذہبی پیچ۔ اور بے معنی یقین کو بالائے طاق رکھکر حقیقت میں آنکھہ اور عقل سلیم سے کام لیا جائے۔ تو واضح طور سے ثابت ہو جائیگا۔ کہ انسانی تاریخ فطرتی یا یوں کہو الٰہی قانون کے بالمقابل ہیچ اور بے معنی ہے الٰہی قانون کامل اور نہ ٹلنے والے ہیں۔ اور مسیح کا مرکر زندہ ہونا قبر کا تیسرے دن پھٹنا۔ اور قالب خاکی کے ساتھہ آسمان پر جانا خلاف قانون قدرت اور بے ضرورت ہے۔ منقولی طور سے انجیل* و دیگر کتب اہل یہود سے پایا جاتا ہے۔ کہ اُس وقت بھی ایسے لوگ موجود تھے جن کو مسیح کے مصلوب ہونے کا یقین نہ تھا حقیقت یہہ ہے کہ جس روز مسیح صلیب پر چڑہائے گئے۔ وہ جمعہ کا روز تھا۔ اور اس روز شام کو آندھی آئی۔ اور لوگ سودا سلف خریدنے میں مصروف تھے کیونکہ یہودیوں میں سبت کے دن یعنے ہفتہ کے روز خرید و فروخت کرنا منع تھا۔ اور مسیح کو تقریباً آٹھ گھنٹے کے بعد صلیب سے اتار لیا گیا تھا کیونکہ اس وقت کے دستور کے مطابق ہفتہ کی شام کو کوئی مجرم صلیب پر نہیں رکھا جاتا تھا۔ اور نیز مسیح کی ہڈیاں بھی نہیں توڑی گئی تھیں۔ حالانکہ مصلوبوں کی ہڈیاں اس زمانہ میں توڑی جاتی تھیں۔ اور اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے تک صلیب پر لٹکائے جاتے تھے۔ لیکن مسیح صلیب سے اُتار کر قبر میں ڈالا گیا۔ جہاں انکو رفتہ رفتہ ہوش آگیا۔ ایک عورت جو اُن کی معتقد تھی ان کی قبر پر آکر ان کے حق میں دعا مانگنے لگی۔ کہ اتنے میں مسیح نے قبر سے آواز دی۔ اور اس عورت نے مسیح کی قبر کا پتھر سرکا دیا۔ اور مسیح قبر سے نکلے۔ اور اس عورت کے وساطت سے اپنے حواریوں کو بلوایا۔ حواری پہلے تو حضرت مسیح کی شکل دیکھکر ڈرگئے لیکن جب مسیح نے میخوں کے نشان دکھلائے تو ان کو یقین آگیا۔ لعبد ازاں مسیح اور لوگوں سے پرے ملتے رہے۔ اور پھر پتہ نہیں ملتا۔ کہ کہاں گئے۔! غالباً حاکم کے ڈر سے روپوش ہوگئے ہوں گے"::

نوٹ

* افسوس ہے کہ ج د نے انجیل کے یا کتب اہل یہود کے کسی مقام سے ایسے کسی شخص کے موجود ہونے کا پتہ نہ دیا جس کو مسیح کے مصلوب ہونے کا یقین نہو:: یہود تو بقول قرآن خود مقر تھے کہ "انا قتلنا المسیح"+

کیا خدا اِنسانی قربانی سے خوش ہے؟

ناظرین نے پڑھا ہوگا کہ دربنولا پونا میں کیونکر ایک ہندو نے اپنے ہمسایہ کی لڑکی کو دیوتا کے آگے بل دیدیا۔ اور اب وہ عدالت میں زیر مواخذہ ہے۔ بنارس میں بھی۔ جو اہل ہنود کا مقدس و متبرک شہر ہے۔ اسی طرح ایک لڑکے کو چند ہندوؤں نے بل چڑھا دیا تھا جسکی پاداش میں انمیں دو شخصوں کو پھانسی دیگئی۔ ہم چاہتے ہیں کہ تھوڑی دیر کے لئے سوال مندرجہ عنوان پر اس وقت مذہبی اور سرکاری نظر سے غور کریں۔ کہ انسان کی قربانی اُن کی رُو سے کیسی ہے۔ اور اُس کے جواز و عدم جواز پر کیا عقلی و نقلی دلایل پیش کی جاسکتی ہیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ قربانی گذراننا یا بل چڑھانا مذہبی دستورات میں سب سے زیادہ قدیم۔ اور ایک عالمگیر دستور ہے۔ جو ہر ایک مذہب میں کسی نہ کسی طریق پر عملاً مانا جاتا رہا ہے۔

مذہبی نظر سے غور کرنے میں صرف انسانی قربانی خدا کو مقبول اور پسندیدہ معلوم ہوتی۔ اور اگر قربانی یا بل دینے سے گنہگار و خطاکار انسان کے لئے اپنا کوئی کفارہ یا بدلا دینا مقصود ہے۔ تو انسان ہی انسان کا بدلا ہو سکتا ہے۔ اور عقل بھی اس کو قبول کرتی ہے۔ کیونکہ یہہ عجیب بات ہوگی کہ انسان گناہ کرے۔ اور اپنے بدلے حیوان کو بل دیکر الٰہی رضامندی و معافی حاصل کرے۔ اس میں شک نہیں کہ "بدن کی حیات لہو میں ہے" اور انسان و حیوان دونوں کا لہو سرخ رنگ ہے۔ لیکن یہاں حیوانی حیات اور ظاہری رنگ اور صورت سے مُراد نہیں ہے۔ تمام دنیا کے حیوانات کی حیات اور لہو انسانی روح و جسم کے ہم قیمت و ہم قدر نہیں ہو سکتے۔ البتہ انسانی روح و جسم۔ انسانی روح و جسم کے ساتھ ہم قیمت و ہم قدر ہیں۔ پس ضرور ہے کہ انسان کے بدلے انسانی قربانی یا بل ہی خدا کی نظر میں مقبول و پسندیدہ فدیہ۔ اور خطاکار انسان کے لئے ذریعۂ الٰہی رضامندی اور موجب حصول نجات ابدی ہو۔ ابراہیم سے اسحاق کو قربانی کے لئے طلب کرنا کوئی فضول اور بےمعنی امر خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ تھا بلکہ اُس میں یہی اشارہ تھا کہ آدم نے الٰہی حکم عدولی کی۔ وہ واجب القتل ہے۔ اُس کا بدلا انسانی لہو ہی ہو سکتا ہے۔ اور بس۔ سوال ہو سکتا ہے کہ بالفرض اسحاق کا ذبیحہ فی الواقع گذرانا گیا ہوتا۔ تو کیا وہ بنی آدم کے گناہوں کا کفارہ اور بدلا ہو سکتا ہے۔ ہم بجواب کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہرگز نہیں۔ بلکہ اُس حکم سے یہہ ذہن نشین کرانا کہ "جان کے بدلے جان" مقصود تھا۔ اور اس تعلیم پر ابراہیم کے کامل ایمان کی آزمایش تھی۔ کہ وہ انسانی قربانی کی قدر و قیمت پہچان کر اُس مبارک نسل موعود پر اپنا بھروسہ اور امید رکھے۔ کہ "وہ اس لایق ہے کہ اُس کتاب کو لے۔ اور اُس کی مُہریں توڑے۔ کیونکہ وہ ذبح ہوا۔ اور اپنے لہو سے ہمکو ہر ایک فرقے۔ اور اہل زبان اور ملک۔ اور قوم میں سے اپنے خدا کے واسطے مول لیا"۔

تعجب نہیں۔ کہ یہہ قدیم خیال انسانی طبایع میں جاگزین ہونے سے بعض اقوام میں انسانی قربانی زیادہ تر عظمت و عزت کے لایق متصور ہو کر گذرانی گئی ہیں۔ اور ہندوؤں میں اب بھی وقتاً فوقتاً اُس کا ظہور کہیں نہ کہیں ہو جاتا ہے۔ اب اگر کوئی معترض ہو۔ کہ درحالیکہ انسانی قربانی مذہباً جایز ہے۔ تو کیوں اُس کے عامل مجرم سرکار اور سزاوار موت ٹھہرتے ہیں؟ تو جواب یہی ہے۔ کہ وہ بےعیب انسانی قربانی جو خطاکار بنی آدم کے لئے مطلوب تھی گذر چکی۔ اور اب کسی گناہ آلودہ انسانی قربانی کا گذراننا اپنے ہم جنس کا خون کرنا ہے۔ کیونکہ "سبھوں نے گناہ کیا۔ اور خدا کے جلال سے محروم ہیں"۔

ہمارے ہمعصر برہمہ پرچارک نے اُس ریمارک کی نسبت کہ المسیح کی قبر کو خالی ہونا غالباً اس سبب سے ہوگا کہ اس کے شاگرد اُس کو قبر سے نکالکر لیگئے ہونگے۔ لکھتے ہیں کہ "ہمیں تو شک نہیں کہ ہمنے خود قبر کو خالی نہیں دیکھا۔ اور نہ ہمارے ہمعصر صاحب (اڈیٹر نورافشاں) نے حضرت مسیح کو قبر پھاڑ کر اوپر چڑھتے۔ اور یا نیچے اُترتے دیکھا ہے۔ ہم جو حضرت مسیح کے پھر زندہ ہونے اور قبر سے نکل کر اوپر چڑھ جانے میں یقین نہیں رکھتے۔ اور آج کل کے زمانہ میں جس کو ذرا بھی تعلیم ملی ہو اس قسم کی خلاف عقل باتوں کو نہیں مان سکتا ہے۔ - - - ہم اندھا دھند محض بےبنیاد ایمان کی بنا پر خلاف عقل اور خلاف قانون قدرت باتوں پر یقین نہیں لا سکتے"۔

یہہ سچ ہے کہ نہ ہم نے اور نہ اڈیٹر برہمہ پرچارک نے قبر کو خالی ہوتے۔ اور مسیح کو زندہ ہو کر اوپر چڑھتے دیکھا۔ مگر چونکہ یہہ ایک گذشتہ ماجرا ہے۔ صرف نقلی اعتبار پر جیسا کہ فتوحات سکندر و شکست دارا وغیرہ ماجروں کو مانتے ہیں۔ اُس کو یقین کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ بہ نسبت دیگر گذشتہ تواریخی ماجروں کے زیادہ تر معتبر۔ ہمعصر اور بچشم دید گواہوں سے قلمبند کیا گیا ہے۔ جن فوق الخلقت مسیحی واقعات کو وہ خلاف عقل اور خلاف قانون قدرت سمجھے ہوئے ہیں۔ اُس میں بڑی بھول ہے۔ کیونکہ وہ خلاف عقل و خلاف قانون قدرت نہیں بلکہ فوق العقل اور فوق العادت ہیں۔ شاید برہمہ پرچارک کے خیال میں مسیحیوں کو ذرا بھی تعلیم نہیں ملی اور نہ وہ اُن کی سمجھ میں عقل سے کچھ بہرہ رکھتے ہیں۔ کیونکہ وہ فوق الخلقت امور کے قایل و معتقد ہیں۔ اگر برہمو لوگوں کو عقل کامل حاصل ہوتی۔ اور فوق الخلقت امور کو غیر ممکن ثابت کر سکتے۔ تو البتہ ہم اُنہیں ایک کامل انسان سمجھ کر اُنکے عقلی عقائد کی پیروی کرتے۔ اور یوں تو دنیا میں ہر کوئی اپنے ہی کو تمام بنی آدم سے زیادہ تر عالم و دانا سمجھتا۔ اور دوسروں کو بےعلم و بےعقل جانتا ہے۔ ہمیں ایسے اہل خیال کی نسبت یہہ مثل یاد آتی ہے کہ۔ "میرے گھر سے آگ لائی۔ نام رکھا بے سُندر"۔ یورپ کے ۳۰ لاکھ ملحد جو اس لئے خدا کی ہستی کے منکر ہیں۔ کہ اُس کا وجود اُن کے نزدیک خلاف عقل ہے۔ تو اُس میں کیا چارہ ہے اُنہیں اختیار ہے کہ وہ اُس بات کو جو اُنہیں مطابق عقل معلوم ہوتی قبول کریں۔ لیکن ہم جو مسیحی ہیں الہامی کُتب کے مطابق اُس واجب الوجود پر ایمان رکھتے ہیں جس نے کہ اس جہان کی حکمت بیوقوفی ہے۔ اور جو حکیموں کو ...

مراسلہ

تماشا پولس ناٹک

معروف بہ

اصلی جہنم کا پھاٹک

عزیز من۔

سلام۔ مزاج شریف۔ حضرت آپکی بہت دنوں میں ملاقات ہوئی۔ لو آپ بھی کیا جانیں گے۔ ہم آج اس تماشگاہ میں ایسا تماشہ دکھاتے ہیں جس سے کہ آپ کو کبھی جھڑہ آئے :: آپنے بڑے بڑے واعظین کے وعظ سنے ہوں گے۔ پر دوست یاد رہے۔ کہ اہل ناٹک واعظین سے کم نہیں ہوتے ہیں۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ آج ہی کی شب دیکھ لیجئے +

تماشا پولس ناٹک۔ معروف بہ "اصلی جہنم کا پھاٹک"۔ چار ایکٹ ۸ سین۔ ۲۷ پردوں پر دکھاتے ہیں۔ (دو مہوذا)

ایکٹ پہلا سین پہلا پردہ نمبر ۱ کا گرنا۔ کونسل کی تجویز سے محکمہ پولس کا قایم ہونا۔ اور رعایا کا بجائے آرام کے رنج وغم اور مصیبت میں مبتلا ہونا:: اتنے میں یکایک پریسیڈنٹ کونسل کا ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے آنا۔ اور کہنا۔ کہ "سنو میاں انسپکٹر جنرل پولس۔ تم اسی لئے مقرر کئے جاتے ہو۔ کہ قیصر ہند کی رعایا کو ہر ایک قسم کا آرام رہے۔ اور رعیت آفت کے دریا سے گذر کے امن وامان کے ساتھ سلامتی کے چبوترہ پر بیٹھ کر چین اڑائے"

ایکٹ پہلا سین دوسرا پردہ نمبر ۲۵ کا گرنا۔ اور انسپکٹر جنرل کا سپرنٹنڈنٹس۔ انسپکٹرس و کانسٹبلان کا مقرر کرنا۔ اور فرمانا۔ کہ "تم لوگ ساتھ دیانت داری کے کام کرنا۔ اگر ایسا نہ کرو گے۔ تو تمہارے ساتھ قانونی سلوک کیا جائیگا"

یکایک پردہ نمبر ۲ کا گرنا اور افسران پولس کا اوٹ پٹانگ باتیں مارنا۔ کہ "ہمکو وہ اختیارات حاصل ہیں۔ جن سے جس کو چاہیں پھنسا سکتے ہیں": پردہ نمبر ۷ کا گرنا اور رعایا قیصر ہند کا رونا اور چھینکنا۔ کہ یاروان کالی وردی والوں سے خدا بچاوے۔ انکی ہاریں تو جیت۔ جیتیں تو جیت +

ایکٹ دوسرا سین تیسرا پردہ نمبر ۲ کا گرنا جا بجا چوریوں کے بازاروں کا گرم ہونا۔ لوگوں کا رپورٹ کرنا پولس کا تحقیقات میں مشغول ہونا: حاضرین جلسے جو آنکھ اٹھائی۔ پولس کی کالی وردی نظر آئی۔ کیا دیکھتے ہیں۔ کہ منستارام گجراتی کے مکان سے ۱۹ سو کا زیور جاتا رہا ہے۔ پولس سٹیشن میں رپورٹ ہوئی۔ اولاً تو پولس نے اُسی شخص کی خبر لی جس کی چوری ہوئی تھی۔ بعد ازاں اصلی ملزم مسمی ھر ہی بھاؤ دکھنی گرفتار کیا گیا۔ جس نے دو ایک اوروں کے نام بتلادئے۔ پولس نے انکی بھی پوجا کی۔ بعد تحقیقات مزید کے تمام مال اصلی ملزم کے پاس سے برآمد ہوا۔ تب پولس نے دیگر اشخاص کو رہا کر دیا۔ اور بیچاروں کی عزت لی سو نفع میں:

ایکٹ دوسرا سین چوتھا پردہ نمبر ۱۹ کا گرنا اور سرا کی جانب سے ایک مسافر کا چلاتے ہوئے آنا کہ "حضور والا میرا مال چوری گیا"۔ پردہ نمبر ۲۲ میں سے منصرم صاحب فرماتے ہیں۔ کہ "کیا ثبوت؟ کیوں ناحق بکتا ہے" بیچارہ مسافر رو دھینک کے چلتا بنا + پردہ نمبر ۲۰ کا گرنا اور تاجروں کا رونا۔ کہ "غریب پرور ۲۰ من گشمش ملتان سے بذریعہ ریل آئی تھی جب میں نے بورے کھولے۔ تو ۱۰ من ہی نکلی"۔ "ابے بے عقل کے اندھے جب تو نے مال بابو کو بلٹی دی تھی۔ اور مال چھڑایا تھا۔ بوروں کی تعداد ٹھیک پائی تھی"؟ "جی صاحب":: "اب ریلوے کمپنی ذمہ دار نہیں ہے۔ اور ہم بھی کچھہ نہیں کر سکتے ہیں": بندہ نواز ایک عرض اور سن لیں۔ کہ "حضور ریلوے کمپنی جب مال لیتی ہے۔ اُس وقت وزن کر لیتی ہے۔ اور تب رسید دیتی ہے۔ لیکن کیا جب مال سوداگران کو واپس دیا جاتا ہے۔ اُس وقت بھی وزن کیا جاتا ہے"؟ (ہرگز۔ ہرگز نہیں۔) +

ایکٹ تیسرا سین پانچواں پردہ نمبر ۲۸ کا گرنا۔ ڈکیتی و ٹھگی کا تشریف لانا: کیا سنتے ہیں۔ کہ تانتیا بھیل نے جبلپور ٹرنک کے متصل ڈاکہ ڈالا ہے۔ پولس سراغ رسی کے لئے پہنچی۔ ادہر اُدہر لوگوں کو دھمکایا۔ اور ایک سیدھے سادھے آدمی کو مار پیٹ کر کے اقرار بھی کروا دیا: جب مقدمہ عدالت میں پہنچا تو معلوم ہوا۔ کہ یہہ تانتیا نہیں ہے۔ اور وہ شخص جسے کہ پولس نے ڈاکو قرار دیا تھا۔ عدالت نے بری کر دیا +

ایکٹ تیسرا سین چھٹواں پردہ نمبر ۳۴ کا گرنا اور ٹھگوں کا عمدہ پوشاک میں ظاہر ہونا۔ لوگوں کی نظروں پر شاہ صاحب۔ منشی جی۔ بابو صاحب۔ سیٹھ۔ جچنا۔ اور دن دوپہر ٹھگی کرنا۔ پردہ نمبر ۳۰ کا گرنا اور چند فقیروں کا اپنے تئیں کیمیا گر بنا کر ٹھگنا۔ منشی لوگوں کا اپنے تئیں عدالت کا سر رشتہ دار ظاہر کر کے مدعی و مدعا علیہ کو ٹھگنا۔ بابو صاحب کا اپنے تئیں کوچنگ کلرک ظاہر کر کے مصنوعی ٹکٹ جاری کرنا اور لوگوں کا روپیہ لوٹنا۔ چند ٹھگوں کا رنگ برنگ کی پگڑیاں باندھ کے اور ایک دوکان کرائے کے بیٹھ جانا۔ اور شب کے وقت اپنے پڑوسی دوکاندار کی دوکان میں نقب لگا کے اور تمام مال لیکے رفو چکر ہو جانا: پردہ نمبر ۳۹ کا گرنا اور پولس کا ٹھگوں کی گرفتاری کے لئے ادہر اُدہر بغلیں جھانکنا۔ اور نہ پانا۔ اور مجبوراً ہاتھ ملتے رہجانا: اب دیکھئے انسپکٹر جنرل صاحب کیا کرتے ہیں۔ کسی داروغہ یا منصرم کو معطل کریں گے "بقول شخصے ملا کی دوڑ مسجد تک" کیا حضرات اس معطلی سے ٹھگی و ڈکیتی کم ہو گئی؟ نہیں۔ بلکہ برعکس اس کے جو ملازمان پولس یا خود ہو جاتے ہیں۔ وہ لوگ جلکے اور ڈاکہ ڈلواتے

نوٹ۔ مشہور ڈاکو ممالک متوسط میں تھا +

نوٹ۔ تانتیا کے دہوکے میں اکثر صدہا آدمی گرفتار کئے گئے تھے +

ہیں۔ اس کو صاحب "اخبار پولس نیوز" اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ ہمیں اُمید واثق ہے۔ کہ معزز اڈیٹر "پولس نیوز" ہمارے ساتھ متفق الرّائے ہوں گے۔)

ایکٹ چوتھا سین ساتواں پردہ نمبر ۹۱ کا گرنا اور رشوت کے بازار کا رونق پکڑنا۔ افسران پولس کا اصلی جہنم کے پھاٹک سے گذرنا۔ شائقین جلسہ کا گردن اُٹھاکے دیکھنا اور کہنا۔ کہ یار ہم بھی محکمہ پولس میں ملازمت کریں گے دیکھئے کانسٹبل جن کی تنخواہ صہ روپیہ ماہوار ہوتی ہے۔ وہ لوگ سیکڑوں کے وارے نیارے کرتے ہیں۔

ایکٹ چوتھا سین آٹھواں۔ پردہ نمبر ۹۳ کا گرنا اور ایک ہیڈ کانسٹبل اور سب انسپکٹر درجہ سوم کا سوا تین سو روپیہ لینا۔ بعد ایک ماہ کے سنز آول کا تحصیل کرنے کے لئے جانا۔ زمینداروں کا کہنا۔ کہ "حضور جو روپیہ ہمنے محصول اضی کیلئے رکھ چھوڑے تھے۔ وہ تمام رقم پولس والے لے گئے"۔ سنز آول کا آکے صوبہ صاحب سے رپورٹ کرنا کہ حضور محصول اضی پولس والے لے گئے۔ پردہ نمبر ۹۷ کا گرنا اور صوبہ صاحب کا ہیڈ کانسٹبل سے بلاکے پوچھنا۔ کہ "کیا تمنے اور داروغہ نے سوا تین سو روپیہ رشوت لئے ہیں"۔ جواب دیا کہ "حضور واقعی داروغہ جی نے لئے ہیں۔ میں نے نہیں"۔ بعد ازاں داروغہ جی کا تشریف لانا آفیسر انچارج جیل کا۔ آنا۔ لہار کا بیڑیاں لئے ہوئے آموجود ہونا اور اجلاس کے کواڑوں کا بند کروا دئیے جانا۔ داروغہ کا مظہر ہونا۔ کہ "حقیقت میں میں نے رشوت لی ہے۔ کچھ روپیہ صرف ہوگئے صرف ستّو روپیہ میرے نوکر کے پاس موجود ہیں"۔ حاکم ضلع کا حکم صادر فرمانا۔ کہ "جیل میں لیجاکے داروغہ جی کے بغیر داموں کے کڑے ڈالدو"۔ اتنے میں کیا دیکھتے ہیں۔ کہ تمام حکام ضلع تھر تھرا رہے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اللہ اس گھر میں کسی کو نہ لاوے۔ پردہ نمبر ۹۹ میں سے ضلع کے افسر کا نمودار ہونا اور کہنا۔ کہ داروغہ ماخوذ کیا جاوے۔ اور سو روپیہ (جو کہ داروغہ کے ملازم کے پاس سے برآمد ہوئے ہیں) ملکی آمدنی میں جمع کرنا چاہئے" (ہم نہیں سمجھتے ہیں کہ یہہ سزا (یعنی صرف ماخوذی) داروغہ کے لئے کافی تھی۔ علاوہ ازیں سوا دو سو روپیہ اس سے کیوں نہ مانگے گئے؟ کیا صرف ۱۲ گھنٹے کا جیل میں رہنا سوا دو سو کا معاوضہ ہوسکتا ہے؟ اس میں رشوت دینے والوں کو کس دفعہ کے موافق بری کیا گیا۔ کیا رشوت خور افسران کو اس سے کچھ عبرت ہوگی۔ ہرگز نہیں۔ خیر ۱۲ گھنٹے داروغہ جیل میں رہا تو رہا چنداں مضائقہ نہیں۔ پر سوا دو سو تو ہضم ہوگئے مزہ میں کھائیگا۔ اور کسی ہندوستانی ریاست میں عہدۂ داروغائی پر مقرر ہوجائیگا۔ منصف مزاج اڈیٹر پولس نیوز ضرور اس طرف متوجہ ہوں اور جہاں تک ممکن ہو راستی کا خون نہ ہونے دیں۔ کیونکہ انگلش گورنمنٹ راستی کو چاہتی ہے نہ کہ ناراستی کا تخم بونا چاہتی ہے۔ چونکہ پرچۂ نور افشاں ہمیشہ بے لاگ لپیٹ کلام کرنے والا اور راستی و سلامتی کا ڈنکا بجانا اسی ہی کا کام ہے۔ علی ہذا اس کا معزز ہمعصر پولس نیوز بھی کچھ کم نہیں۔ ان باتوں کو خیال کرکے ہم نے بھی چاہا کہ کچھ لکھیں۔ ہر ایک وقایع نگار و نیز اڈیٹر کا فرض ہے کہ جہاں کہیں انصاف کا خون ہوتے ہوئے دیکھے فوراً بذریعہ اخبارات گورنمنٹ کے گوش گذار کرے۔ راستی کو کسی طرح زوال نہیں ہے۔ "راستی موجب رضائے خدا است"۔ ہاں یہہ ممکنات سے باہر نہیں۔ کہ بعض اوقات بوجہہ حکام گورنمنٹ کی غفلت کے انصاف کا خون ہوتا ہے۔ لیکن جب بذریعہ اخبارات انھیں بیدار کیا جاتا ہے۔ تو وہ لوگ اپنی غلطی کو واپس لیتے ہیں۔ ہمیں اپنے معزز لایق و فایق اڈیٹران کی ذات مبارک سے اُمید ہے۔ کہ ہماری پوچ تحریر پر اپنی تقریظ ضرور لکھیں گے۔)

ڈراپ سین کا گرایا جانا۔

تماشا کا اختتام پانا۔

مینیجر کی سپیچ

ڈیر فرینڈس۔

آج کی شب ہم نے "تماشا پولس ناٹک" دکھایا۔ اور ایکٹر لوگوں نے اپنا فرض منصبی ادا کیا۔ اب لیجئے "اصلی جہنم کا پھاٹک" (جو بطور نصیحت) دکھانا مینیجر کی ڈیوٹی ہے۔ حضرات فی زمانہ جیل خانہ جہنم کا پھاٹک قرار دیا جاتا ہے۔ اور اس میں سے صرف وہی لوگ داخل ہوتے ہیں۔ جنہوں نے عادل گورنمنٹ کے قانون کو توڑا ہے۔ ہر ایک کا کام نہیں کہ اس دروازہ سے گذر سکے کیونکہ اصطلاح ناٹک میں قید خانہ مدرسہ کہا جاتا ہے۔ اور حقیقت میں یہ جہلا اطفال (یعنے مجرمان و ملزمان) کے لئے اس سے بڑھکر اوّل نمبر میں بھی کالج نہیں ہے۔ اس مدرسہ کے مدرس اپنے طلبا کو دل و جان سے چاہتے ہیں۔ دیگر مدارس میں جب طالب علم لوگ امتحان میں کامیاب ہوتے ہیں اُسوقت انعام اور وظیفہ کے مستحق ہوتے ہیں۔ پر عزیزو یہہ مدرس اپنے طلبا کو داخل ہوتے ہی بغیر داموں کے کپڑے پہناتے ہیں۔ اور ۱ رسوا آنہ روز مقرر کر دیتے ہیں۔ ان طالب علموں کا اتحاد دیکھ کے ہر ایک کی زبان سے لفظ آفریں نکل جاتا ہے۔ ظاہراً اہل ہنود کی ایک قوم دوسرے کے ساتھ کھانا نہیں کھا سکتی ہے۔ پر یہہ لوگ خوشی کے ساتھ ایک برتن میں کھانا نہیں کھاتے۔ بلکہ وردی بھی یکساں پہنتے ہیں۔ ان لوگوں کو بدہضمی کبھی نہیں ہوسکتی ہے۔ کیونکہ روٹی وزن کرکے دی جاتی ہے۔ سبق اس خوبی کے ساتھ پڑھایا جاتا ہے۔ کہ تا عمر ہرگز نہیں بھول سکتے۔ پر ہم نہیں جانتے ہیں۔ کہ اس شاہی مدرسہ میں لوگ کیوں نہیں بھرتی ہوتے ہیں۔ بات یہہ ہے۔ کہ لوگ اس کو اصلی جہنم کا پھاٹک قرار دیتے ہیں۔ ہمارے شائقین جلسہ کی منشا یہہ ہے۔ کہ معلوم کریں۔ کہ اصلی جہنم کن لوگوں کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ اور وہاں

نوٹ ٭ اس ایکٹ کا وقوعہ ہمارا چشم دیدہ ہے یہہ خاص صوبہ ہند میں ہوا ٭

کیا سزا دی جائیگی۔ اور کیا کوئی ایسی بھی تجویز قرار پائی ہے کہ جس سے اصلی جہنم میں نہ جانا پڑے اور سزا سے بھی بچیں ؎ اوّل اصلی جہنم اُن لوگوں کے واسطے مقرر کیا گیا ہے۔ جنہوں نے کہ مرضی الٰہی کو ٹالا ہے۔ سنگین ملزمان کی فہرست تفصیل ذیل ہے۔ خونی۔ لونڈیباز زناکار۔ مغرور۔ جھوٹ بولنے والے۔ چور۔ (۱) قائن اور ہابیل کے انجام کو دیکھئے (۲) صدوم وعمورہ کی افسوسناک حالت کو ملاحظہ کیجئے۔ کہ اپنے بدافعال کی وجہہ سے آگ اور گندہک سے جلاکے خاک سیاہ کئے گئے۔ تاکہ ہم عبرت پکڑیں ؞ اس وقت ساتھہ افسوس کے ہمیں کہنا پڑتا ہے۔ کہ آج کے دن لکھنؤ۔ ریاست جاورہ۔ ریاست بھوپال۔ کیا صدوم وعمورہ سے کم ہیں۔ یہہ لوگ خلاق کے پیچھے ستو باندھ کے پڑے ہیں۔ صدوم وعمورہ کے لئے تو حضرت ابرہام علیہ السلام نے سفارش کی تھی پر آج دن لکھنؤ۔ جاورہ۔ بھوپال کے لئے کون سفارش کرنے والا ہے؟ اے عیاش لوگو خدا کے غضب سے ڈرو۔ کیونکہ تمہارا انجام موت ہوگی۔ اور اُس وقت تم پچھتاؤ گے مگر تمہارا پچھتانا سودمند نہ ہوگا ؞ پیارو یہہ چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات ہے؛ جہاں یہہ فعل ایک طرف گناہ عظیم ہے۔ دوسری طرف اس دنیا کے حکام کے سامنے جرم ہے جس کی سزا دس برس کی ہے۔ اور حکما بھی شاکی ہیں۔ کہ اس فعل سے وہ امراض مہلک پیدا ہوتے ہیں۔ جن کا علاج نہایت مشکل ہے۔ اپنی شرارت سے باز آؤ۔ اور توبہ کرو۔ تاکہ خدا تمہارے اوپر فضل کرے ؞ (۳) حضرت داؤد علیہ السلام حالانکہ پیغمبر تھے پر بوجہہ زناکاری کے اُن کو بھی نہ چھوڑا (۴) بنوکدنفضر بادشاہ کی اندوہ ناک حالت کو دیکھئے۔ کہ کس طرح مغروری کا ثمرہ اُٹھایا ہے۔ (۵) حنانیاہ اور صفیرہ کی طرف نگاہ ڈالئے۔ کہ اُن کا انجام موت ہوئی۔ (۶) یہودہ اسکریوطی کی شرارت پر غور کیجئے کہ اُس کی موت کیسی عبرت انگیز ہوئی۔ حالانکہ یہہ مردود ہمارے خداوند عیسیٰ کا خزانچی تھا۔ یہاں پر صرف اُن جرائم کا بیان ہوا جن کی سزا خدا اور حکام دونوں دیتے ہیں۔ اصلی جہنم مفصلہ بالا ملزمان کے لئے مقرر ہوا ہے۔ دوئم اور وہاں کیا سزا دی جائے گی؟ اُس جگہہ جو سزا دی جائے گی اُسکا بیان کرتے سینہ دھڑکتا ہے۔ اور کلیجہ منہہ کو آتا ہے کہ جسوقت فرشتگان گنہگاروں کو اُس آگ میں ڈالیں گے۔ جو کبھی نہیں بجھتی ہے۔ اور جس کا کیڑا نہیں مرتا ہے۔ جہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔ وہاں تمہارا کون غمگسار ہوکے اُس حاکم کی عدالت سے چھڑالیگا؟ کون تمہارا معشوق یا عاشق تمہیں تسلی دینے کے لئے آئیگا؟ دنیاوی حکام کے سامنے جھوٹھی شہادت گذروا کے اور رشوت دے کے بچ جاؤ گے۔ پر اُس عالم الغیب کے سامنے کونسا عذر کروگے۔ جس نے کہ اپنی حیات کی قسم کھائی ہے کہ گنہگار میری بادشاہت میں داخل نہو سکیں گے؟ سوم کیا کوئی ایسی بھی تجویز قرار پائی ہے۔ کہ جس سے اصلی جہنم میں نہ جانا پڑے۔ اور سزا سے بھی بچیں؟ جب ہم بہشت کی طرف بغور دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ تمام بنی آدم شریعت کے خلاف کرتے ہیں۔ اور کوئی بھی نہیں بچ سکتا ہے۔ اور غضب الٰہی پڑنے والا ہے ؞ اتنے میں سٹیج کے بھیتر کیا دیکھتے ہیں کہ خوشی کے نعرے بلند ہورہے ہیں۔ اور ایک فرشتہ آسمان سے باآواز بلند مبارکبادی دے رہا ہے۔ کہ آج تمہارے لئے داؤد کے شہر میں نجات دینے والا پیدا ہوا؛ اتنے میں چہار جانب خوشی ہونے لگی۔ اور لوگوں نے جانا۔ کہ اگر ہم چاہیں تو شریعت کی غلامی سے نکل کے فضل کے سایہ میں بیٹھہ سکتے ہیں۔ وہ بچنے کا راستہ ہے۔ اُسکا خاص اصول یہہ ہے۔ اور اسی پر نجات کا سارا دار مدار ہے۔ اور وہ یہہ ہے کہ خداوند عیسیٰ جو خدا کا بیٹا بنی آدم کی نجات کے لئے دنیا میں آیا۔ اور ہمارا ہم جنس ہو کے ہمارے تمام غموں کو اُٹھایا۔ اور اپنی جان شیریں صلیب پر دیکے بنی آدم کو شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔ اور آخرش زندہ ہوکے آسمان کو چلا گیا۔ اور جاتے وقت اپنے شاگردوں کو حکم دے گیا کہ تمام روئے زمین پر انجیل شریف کو سنادو۔ اور جو ایمان لاویں۔ اُنہیں باپ بیٹے روح القدس کے نام سے بپتسما دو اور شاگرد کرو؛ اے عزیزو جبکہ آپ پولس کے پھندوں اور جیل خانہ سے ڈرتے ہو۔ تو پھر کیوں غضب الٰہی سے ذرا بھی خوف نہیں کھاتے ہو؟ دیکھو۔ اور سمجھو۔ کہ مذہب عیسوی منجانب اللہ ہے۔ تو اسے قبول کرو اور خداوند عیسیٰ پر ایمان لاکے آب حیات لو۔ کاش کہ خدا آپ کی مدد کرے اور روز محشر کو آپ میں سے کسی کو مُنہہ نہ چھپانا پڑے۔ آمین

راقم

جے۔ این۔ ایس

سابق منیجر

پرشین۔ امپیریل تھیٹر۔

صوبہ بھنڈ۔ ریاست گوالیار ++

سوال جواب طلب

عرصہ ۱۰ سال کا گذرتا ہے۔ کہ بمقام بڑہ پوری متعلقہ ریاست گوالیار کے ایک متوجیار برہمن ریکھچت کا فرزند دلبند اٹاوہ میں عیسائی ہوگیا تھا۔ اب وہ اپنی وراثت کا دعویٰ کرنا چاہتا ہے۔ اور ہم سے ملتجی ہوا ہے۔ کہ ہم بذریعہ کسی ہندوستانی عیسائی اخبار کے چند معزز مسیحیوں سے دریافت کریں۔ اُن کے نام نامی بھی ہیں بتلائے گئے ہیں۔ اور وہ یہہ ہیں۔ مولوی صفدر علی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنشنر بھنڈارہ مولوی پادری ڈاکٹر عماد الدین صاحب لاہز۔ افسر پادری کے سی۔ چٹرجی صاحب ڈی۔ ڈی۔ ہوشیارپور پادری مولوی حسن علی سفیر صاحب اڈیٹر اخبار نور افشاں منشی رحمت مسیح صاحب واعظ لاہور آپ پانچ صاحبان کی خدمت میں راقم دست بستہ ملتجی ہے۔ کہ آپ اپنے دیسی مسیحی بھائی کی خاطر عمدہ صلاح دیں گے۔ کیونکہ اس دیسی مسیحی نے ہم سے کہا ہے۔ کہ صاحب آپ میرے دیسی بھائیوں سے صلاح لے لیوینگے تو باعث مشکوری ہوگا؛ راقم مشہور سیاح

(واسطے دیسی مسیحی کے)

واقعات اور زمانہ

ایک اور شگوفہ

دہلی سے خبر آئی کہ وہاں کے باغات میں بھی آموں کے درختوں پر مٹی کے نشان نمودار ہوئے ہیں۔ یہہ نشان ایسے ہی ہیں جیسے کہ دیگر نواح میں اور اُن کے اندر بال بھی پایا جاتا ہے یہہ بال یا تو کسی جانور کے بدن سے اُکھاڑے گئے ہیں۔ یا برش میں سے نکالے گئے ہیں بعض درختوں پر مٹی کے نشان بالکل تازہ لگائے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ اس مٹی پر انگلی کے نشان نمودار تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پہلے پانی میں مٹی ملا کر اس کے ڈھیلے درخت کے تنے پر چسپاں کئے اور بعد کپڑے سے ان کو صاف کر دیا۔ سرکاری خیال یہہ ہو کہ یہہ بدمعاشوں کا کام ہی جو اس تشویش سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں جو اس معاملہ کے راز کی نسبت عالمگیر پھیل رہی ہو +

آریہ سماج میں کہچ کہچ

لاہور میں آریہ سماج کے دو فرقوں کی باہمی مخالفت سے قابل افسوس نتیجہ کے پیدا ہونے کا احتمال بڑھتا جاتا ہو:۔ وجہہ عناد گوشت خواری کا مسئلہ ہو۔ ایک فرقہ جو تعداد میں زبردست ہو اس بات پر زور دیتا ہو کہ گوشت کا کھانا ویدوں کے خلاف ہو اور اُس کی تائید میں سوامی دیانند صاحب کی کتابوں کے بدیہی حوالوں کو پیش کرتا ہو۔ دوسرا فرقہ گو تعداد میں کمتر ہو لیکن نئی روشنی کے خیالات اور ثروت میں سبقت لیگیا اُس کے نزدیک گوشت کا کھانا جایز ہو اور اگر سوامی صاحب نے اُس کو ناجایز ٹھہرایا ہو تو وہ کہتے ہیں کہ اس کے معنے یہہ نہیں ہیں کہ ہمیں ہر امر میں سوامی صاحب کی پیروی کرنی چاہئے۔ اِس فرقہ کیطرف سے گوشتخواری کی تائید میں کئی ایک چھوٹے چھوٹے رسالے شایع کئے گئے ہیں جو ویدک کے گرنتھوں سے اخذ کئے گئے ہیں اور جن میں بھیڑ بکری کے علاوہ کتے بلی چھپکلی وغیرہ تک کے مختلف گوشتوں کی تعریف بمع تشریح کے درج ہو۔ ویدک کے معنے طبابت کے ہیں اور اگرچہ طبابت کے عالموں کے نزدیک کوئی چیز ناپاک و پلید متصور نہیں ہو پس اُن کے اقوال کو گوشتخواری کی تائید میں پیش کرنا کسیقدر تعجب خیز ضرور ہو۔ بہرحال اس رویہ نے نفاق کی آگ جو ایک مدت سے اندر ہی اندر دہک رہی تھی یکلخت بھڑک اُٹھی:۔ بنیاد مخاصمت اینگلو ویدک کالج ہو جو جمہور کے روپیہ سے بنایا گیا اور آریہ سماجوں کی جمہوری رائے سے اس کی منتظم کمیٹی مقرر کی گئی لیکن بدقسمتی سے اس کمیٹی کے زیادہ تر لوگ گوشتخوار فرقہ کے موید ہیں۔ دوسری پارٹی کی کوشش تھی کہ ووٹوں کے ذریعہ سے کمیٹی مذکور کا انتخاب ازسرنو کیا جائے اور کمیٹی کو یقین تھا کہ ایسا کرنے سے کالج کے انتظام کی حکومت بمشکل ان کے ہاتھ میں رہیگی کیونکہ وہ جانتے تھے کہ مخالف فرقہ میں زیادہ لوگ شامل ہیں۔ اسی باعث ہفتہ گذشتہ کے جلسہ کمیٹی میں کارکنوں کی طرف سے کوشش کی گئی کہ دوسرے فرقہ کے لوگ شمولیت جلسہ سے باز رکھے جائیں جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ آپس میں خوب لٹھ بازی چلی اور سر پھٹول ہوئی۔ اب سنتے ہیں کہ یہہ معاملہ عدالت تک پہنچیگا کیونکہ وجیٹیرین پارٹی اس بات پر زور دیتی ہو کہ جن اصولوں کی پیروی کے لئے ویدک کالج قایم ہوا تھا اور ہمنے چندہ دیا تھا وہ نظرانداز اور پامال کئے جا رہے ہیں پس یا تو ہمارا چندہ واپس کیا جاوے اور یا اصولوں کی پیروی ہو اور جن ممبران نے ان سے خلاف ورزی کی ہو وہ موقوف کئے جائیں۔ جہاں تک دیکھا جاتا ہو دونوں فریق اپنی اپنی ہٹ پر مضبوطی سے قایم ہیں۔ گوشتخوار پارٹی نے جہاں جہاں ہو سکا اپنی سماجیں الگ قایم کر لی ہیں لیکن باوجود اس کے دوسری جانب والے تعداد میں زیادہ ہیں اور نہیں کہہ سکتے کہ اس نفاق کا آخری نتیجہ کیا ہونیوالا ہو +

تازہ ترین جنگی ایجاد

فن جنگ کے متعلق جو تازہ ترین ایجاد ولایت میں کی گئی ہو اُس کی کامیابی پر اہل الرائے بجائے خوشی کے افسوس کا اظہار کر رہے ہیں۔ یہہ ایجاد اُس پوشاک کی ہو جس کے پہننے سے بندوق کی گولی مطلق اثر نہیں کر سکتی۔ اس ایجاد کا سب سے پہلے جرمنی میں تجربہ کیا گیا تھا اور ہر چند رپوٹوں سے معلوم ہوا کہ معاملہ فی الحقیقت سچ ہو لیکن انگلستان میں اکثر لوگ اس پر اعتبار نکرتے تھے اور جرمن اخباروں کی رپورٹوں کو محض ڈھکوسلہ تصور کرتے تھے۔ رفتہ رفتہ اس کوٹ کا ایک نمونہ انگلستان میں لایا گیا اور بڑی دھوم دھام سے اس کا تجربہ کیا گیا۔ اس موقع پر بڑے بڑے مشہور افسران فوج بحری و بری مثل ڈیوک آف کیمبرج لارڈ رابرٹس و سر ایولین وڈ حاضر تھے۔ سب مشتاق تھے کہ دیکھیں فی الحقیقت اس کے پہننے سے گولی اثر نہیں کرتی۔ یہہ کوٹ وزن میں قریب چھہ سیر کے تھا۔ تمام ناظرین مارے تعجب کے انگشت بدندان تھے جبکہ دیکھا کہ فی الحقیقت گولی اثر نہیں کرتی۔ چھہ فٹ کے فاصلہ سے بندوقیں سر کی گئیں اور باوجود اس نزدیکی کے کچھ اثر نہوا۔ اثر تو ایک طرف دہکا تک محسوس نہوا اور لطف یہہ کہ اسی قسم کی پوشاکیں گھوڑوں کے لئے بھی تیار ہو سکتی ہیں۔ یہہ پوشاک مثل کُشن کے ہو جس میں گولی دھسکر رہجاتی ہو اور اپنے اثر کو اندر داخل نہیں ہونے دیتی۔ اس بیڈھب ایجاد پر بجائے خوشی کے افسوس کرنے کی وجہہ یہہ ہو کہ اگر یہہ کوٹ مروج ہو گئے تو کروڑہا روپیہ کا سامان گولہ بارود جو تازہ ترین ایجادوں کے زور سے بہم پہنچایا گیا ہو آیندہ لڑائیوں میں بالکل بیکار ہو جاویگا اور اہل ملک کو اس عظیم نقصان کے بوجھہ کا متحمل ہونا پڑیگا:۔ اگر یہہ کوٹ چل نکلے تو بندوق کی لڑائی کے خاتمہ کے دن آپہنچے:۔ ایسی حالت میں وہی قدیم زمانہ کی شمشیرزنی اور لٹھ بازی کارآمد ہو سکیگی:۔ قلعوں کے سر کرنے

میں تو ہیں بیکار ہونگی اور ڈینامیٹ کی سرنگوں سے کام لینا ضروری سمجھا جاویگا :: ایک ہمعصر نے اسبارہ میں عجیب و غریب خیالات کا سلسلہ شایع کیا ہی جسکا خلاصہ کسی آیندہ پرچہ میں ہدیہ ناظرین کریں گے +

(عام)

درختوں پر مٹی کے نشان

کانپور کا اخبار لکھتا ہی :- کانپور میں ایک شخص درختوں پر چھاپہ لگانے والا گرفتار ہوا۔ حقیقت اُس کی اس طرح پر ہی کہ ۲ جون ۱۸۹۶ء کی شب کو منشی عزیز الحق مہتمم سٹیشن کرنیل گنج نے سڑک کلاں پر جو الہ آباد سے دہلی کو گئی ہی دو شخصوں کو درختوں پر چھاپہ لگاتے ہوئے دیکھا۔ ایک شخص گرفتار ہوا اور ایک بھاگ گیا وہ ابتک ستیاب نہیں ہوا جو شخص گرفتار ہوا ہی اُسکے پاس ایک ٹینی موجود تھی جسمیں مٹی گھلی ہوئی تھی اور بال بھی کترے ہوئے شامل تھے اور ایک گلاس کی ڈم اور ایک قینچی بھی برآمد ہوئی۔ جو شخص گرفتار ہوا ہی وہ قوم کا بنگالی کایستھ ہی۔ نام اُس کا ہری پد لوگی عرف لچھمنداس سادہو ہی اور وہ چیلہ چرنداس سادہو کا ہی۔ جسکا مقام ضلع ایٹہ میں ہی۔ لچھمنداس گرفتار شدہ کے بیان سے معلوم ہوتا ہی کہ اُس کے گرو کے دو ہزار سے زیادہ چیلے ہیں اور بہت لوگ اُسکے معتقد ہیں اور گرو مذکور کے سند مختلف مقامات میں یعنے میدنا پور اور کاس گنج وایٹہ وجہاں آباد وغیرہ میں ہیں اور اُن میں چیلے ان کے بکثرت رہتے ہیں لچھمنداس کا بیان ہی کہ میں اپنے گرو کے حکم سے درختوں میں چھاپے لگاتا ہوں اُس کے فواید اور مصلحت سے میں آگاہ نہیں ہوں گرو کو معلوم ہوگا۔ ۷ جون کو چرنداس گرو بھی گرفتار ہو کر آگیا۔ ابتک اظہار اُس کا نہیں ہوا ہی۔ دیکھیے گرو صاحب کیا فوائد اور مصلحت چھاپے لگانے کے بیان کرتے ہیں +

(سنہ)

چوری سینہ زوری

ہفتہ گذشتہ کو لاہور میں بد معاشوں نے رہزنی نہیں بلکہ دلیری کا خوب ہی کام کیا یہہ واقعہ یوں ہوا کہ دو بد معاش ایک صراف کو جو روپیوں کی تھیلی بغل میں دبا کر گھر لیے جاتا تھا آنکھ دیا اور مناسب موقعہ پر جا کر ایک نے سرچوں کی مٹھی اُس کی آنکھوں میں ڈالی اور دوسرا تھیلی چھین کر چمپت ہوا۔ شور کرنے پر لوگوں نے پیچھا کیا اور بڑی جد و جہد سے اُسے جس نے آنکھوں میں مرچیں ڈالی تھیں گرفتار کیا جب پنجاب کی دار السلطنت کے چوروں میں اس قدر جرات ہی تو اور جگہوں کا کیا حال ہوگا +

خود کشیوں کا زور

انگلستان میں خود کشیوں کی تعداد روز بروز بڑھتی جاتی ہی پچھلی ڈاک ولایت میں چند عجیب خود کشیوں کی خبریں آسٹریا سے آئی ہیں۔ وائنا کے ایک معزز مصور نے جسکی عمر ۶۵ برس کی تھی اپنی تین بہنوں کے ہمراہ جو اسی ہی معمر تھیں باہم ملکر خود کشی کر لی۔ ان کی چوتھی بھی ہمشیرہ تھی جس سے سب کو محبت تھی۔ چند روز قبل وہ فوت ہوگئی۔ اس پر چاروں پسماندوں نے یہہ سوچکر کہ موت کی جدائی کا غم سخت ناقابل برداشت ہی ارادہ کیا کہ اس شکل سے بچنے کے لئے اکٹھے مرجانا بہتر ہوگا۔ یہہ ارادہ دل میں ٹھان کر وہ سنیچر کے روز گھر سے نکلے اور اتوار تک خوب مزے سے باغات کی سیر کی اور دل کھول کر مزے اُڑائے دو شنبہ کو ہوٹل میں واپس آئے شام کو ایک وصیت نامہ قلمبند کیا اس پر چاروں نے دستخط ثبت کئے اور اپنی کل جائداد ایک برادر زادی کے نام منتقل کر کے پروسک ایسڈ نام زہر پی لیا اور جان دیدی۔ صبح کو دیکھا کہ چاروں مرے پڑے ہیں اور میز پر ایک پیغام تاربرقی بنام برادر زادی کے لکھا دھرا ہی جس میں ان کی وفات کی خبر درج اور نیز وصیت نامہ ہی اور ہوٹل والے کا واجب الادا روپیہ بھی موجود ہی۔ ایک اور واردات خود کشی کی وائنا میں ہوئی۔ ۹ و ۱۱ برس کے بچوں نے یہہ حرکت کی وہ سکول میں پڑھتے تھے اور ماسٹر نے رپورٹ کی تھی کہ وہ بہت سُست ہیں یہہ معلوم کر کے وہ دونوں گھر میں واپس نہ آئے۔ اپنے والدین کو خدا حافظ کا خط لکھا اور اس میں درج تھا کہ ہمکو چونکہ زندگی کا کچھ مزہ معلوم نہیں ہوا اس لیے ہم نے ڈینوب ندی میں کود پڑنے کا ارادہ کیا ہی۔ ایک اور لڑکے نے انکو کودتے ہوئے دیکھا اور ہر چند نکالنے کی کوشش کی گئی لیکن کچھ پتہ نہ ملا۔ ایک اور لڑکی کی نسبت اسی شہر کا واقعہ ہی کہ اس کے والدین نے اسکی چھوٹی بہن چودہ سالہ کو اپنی خدمت کیلئے گھر میں رکھا اور اُسکو حکم دیا کہ نوکری کی تلاش کرے۔ اس لڑکی نے اس سے یہہ نتیجہ نکالا کہ والدین نے میرے ساتھ عمدہ سلوک نہیں کیا ہی لہذا کاربولک ایسڈ کھا کر خود کشی کر لی اور ساتھ ہی اپنی سب سے چھوٹی بہن ۵ سالہ عمر والیکو بھی جس کے ساتھ اس کی کمال محبت تھی زہر دیکر مار دیا۔ اس لڑکی نے بھی قبل خود کشی کرنے کے ایک چٹھی والدین کو لکھی جس میں درج تھا کہ میرے ساتھ آپنے اچھا سلوک نہیں کیا جس سے پایا گیا ہی کہ میرے بغیر آپ زیادہ خوش ہوں گے یہہ تہذیب کے نشان اور تعلیم کے نتایج ہیں ++ (پولیس نیوز)

قابل افسوس خبر

فیض آباد ۲ جون کل ایک خوبصورت یورپین لڑکی عمر چودہ سال کو جو ساڑھی پہنے ہوئے تھی سٹیشن فیض آباد پر گورنمنٹ ریلوے پولیس نے حراست میں لیا۔ وہ ایک مسلمان گھوسی کے ساتھ گھر سے نکل آئی تھی۔ اُسکا بیان ہی۔ کہ میں مسلمان ہوگئی ہوں۔ ڈپٹی کمشنر فیض آباد کے روبرو پیش کی گئی۔ صاحب موصوف نے پولیس کو حکم دیا کہ اُس کے وارثوں کو سپرد کر دیجائے جو لکھنؤ میں ہیں۔ ایک لیڈی نے اس لڑکی کو صلاح دی کہ اپنا لباس پہن لو اور ایک جوڑا کپڑوں دینا چاہا مگر اُسنے قبول کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ میں ساڑھی کو زیادہ پسند کرتی ہوں یہہ معلوم نہیں ہوا کہ آیا اس لڑکی کے وارث اُس مسلمان کے خلاف مقدمہ دائر کرنا چاہتے ہیں یا نہیں مگر گمان ہی کہ مقدمہ دائر کیا جائے اس لیے کہ بوجہہ نابالغ ہونے کے لڑکی کی رضامندی کوئی وجود

نہیں رکھتی۔ یہہ لڑکی جس وقت لکھنؤ کی ریل میں سوار ہوگئی گھوسی ہندو اُسی وقت دوسری ریل میں بنارس کو چلدیا +

ہائی کورٹ میں ایک دیوانہ

ایک ہندوستانی جو میلے کپڑے پہنے ہوئے تھا کسی طرح کلکتہ ہائیکورٹ میں چلا گیا۔ اُس کے ہاتھ میں مثل خط کے ایک لپٹا ہوا کاغذ تھا جس کی نسبت معلوم ہوتا تھا کہ اُس کو بڑی آرزو ہے کہ کوئی اُس کے ہاتھ سے لے لے۔ ایک یورپین کنسٹبل نے جو ڈیوٹی پر تھا اُس کے ہاتھ سے یہہ کاغذ لیلیا جب کھول کر پڑھا گیا تو اُس میں حسب ذیل مضمون درج تھا +

بحضور جیف جسٹس کلکتہ

راجہ بیپال واقعہ ضلع شاہگڈہ تھانہ جہاں گنگہ موضع کرنپورہ مودبانہ حسب ذیل عرض کرتا ہے۔

کہ میں تخت کا مالک ہوں اور میں شہنشاہ ہوں میں زمین و آسمان کا خداوند ہوں میں گنگا دہرتی کا مالک ہوں میرے مجسٹریٹ ہیں اور میری ہی فوج ہر قوم کی۔ سپاہی اور چوکیدار میرے ہیں۔ پنچ میرے ہیں۔ ہر شی میری ہے۔ اِس خط کے پہنچنے پر مجھے محصول ادا کرو میرے وطن پہنچنے پر ہر امر کا تصفیہ ہو جائیگا۔ ورنہ کچھ نہو گا۔ میرے پاس کھانے کو کچھ نہیں ہے۔ اِس پر غور لحاظ کیجئے۔ احمق کا بیان"

اِس امر کا ذکر نا فضول ہے کہ اِس شخص کو فوراً عدالت سے باہر لے گئے لیکن اِس طریقہ سے کہ اُس کو یہہ معلوم ہوا کہ اُس کی عرضداشت پر غور کیا جائیگا + (پولیس نیوز)

ریلوے مال گدام کی جعلی بلٹی

۲ مئی ۱۸۹۴ء کو دو کنسٹبل تہانہ سرسہ ضلع حصار ملک پنجاب ایک شخص مسمی موکہا عرف بھولا ناتھ ولد منسی رام قوم بقال ساکن میرٹھہ کو بالزام حسب دفعہ ۵۵ تعزیرات ہند گرفتار کرکے واسطے تصدیق سکونت و سزایابی سابقہ ریلوے سٹیشن شہر میرٹھہ پر لائے۔ گرفتاری کے وقت ملزم کی جامہ تلاشی سے تین ہندی چھٹیاں۔ اور پانچ بلٹیاں ریلوے کی انگریزی میں لکھی ہوئی برآمد ہوئی تھیں۔ ریلوے کے رجسٹر وغیرہ دیکھنے سے معلوم ہوا کہ مصنوعی بلٹیاں ہیں۔

تفصیل یہہ ہے:- بلٹی نمبر ۳۰ میرٹھہ شہر سے بہٹنڈا ۳۰ بوری کہانڈ۔ ۱۰ بوری قند سیاہ۔ بلٹی نمبر ۲۹ بہٹنڈا سے میرٹھہ شہر۔ ۲۰ بوری گندم ۴۰ بوری مونگ۔ بلٹی نمبر ۲۰۸ لدہیانہ سے جہلم۔ ۳۰ بوری کہانڈ۔ ۲ بوری چاول بلٹی نمبر ۳۷ میرٹھہ شہر سے ہاتھرس جنکشن۔ ۲۰ بوری کہانڈ۔ ۱۰ بوری شکر۔ یہہ چاروں فارم حسب نمونہ نارتھہ ویسٹرن ریلوے کے ہیں۔ مگر نمبر ۳۰ و نمبر ۲۹ تو ایک کتاب کے ہیں۔ اور نمبر ۲۰۸ دوسری کتاب کا۔ اور نمبر ۳۷ تیسری کا۔ انکی چھپائی میں فرق ہے۔ اِس سے خیال ہوتا ہے کہ ملزموں کے پاس چند کتابیں موجود ہیں۔ بلٹی نمبر ۱۷۴۴ اودھ روہیلکھنڈ ریلوے مراد آباد سے ملہر۔ ۱۱ بوری روئی کی ہے۔

اِس قسم کے مقدمات جعلی بلٹی فروخت کرنے کے پہلے بھی مقامات پٹیالہ و بٹالہ و لدہیانہ و جہلم و گوجرخاں و راولپنڈی میں ہو چکے ہیں۔ سُنتے ہیں کہ مقام گرفتاری کی پولیس نے اِن انگریزی فارموں کو ردی کاغذ تصور کیا ہے جو درحقیقت ایک سنگین جرم اور چالاک بدمعاشوں کے گروہ یا گروہوں کے موجود ہونیکا پتہ دیتے ہیں۔ ملزم نے سکونت وغیرہ غلط ظاہر کی تھی۔ منہ

ہم امید کرتے ہیں۔ کہ ریلوے پولیس کے حکام اِس نئی ترکیب کے جرم پر خاص توجہ فرمائیں گے۔ ورنہ یہہ نئے مجرم لوگوں کے ہاتھ سیکڑوں جھوٹی بلٹیاں فروخت کرکے ہزاروں بلکہ لاکھوں روپیہ لوٹ لیں گے +

والدین کا ادب

اسبات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ ہمارے وجود کا سبب اور صحت و پرورش کا باعث ہمارے والدین ہیں۔ ماں مصیبتیں اُٹھاکر پالتی اور باپ جگہہ جگہہ سے ہمارے واسطے کماکر ہمیں گھر بیٹھے کھلاتا ہے۔ ہماری صحت کے لئے اپنی خواہشوں کو روکتے اور ہماری تندرستی میں خلل نہیں آنے دیتے۔ کھانے پینے کی چیزوں سے اِسطرح پرہیز کرتے ہیں جس طرح ایسے بیمار مضر چیزوں سے۔ بال پوس کر ہماری تعلیم کی فکر ہے اور ہماری آیندہ عمر کے واسطے ہمیں کوئی ہنر خواہ پیشہ صنعت یا حرفت سکھانیکا خیال دامنگیر ہوتا ہے۔ وہ ہماری طبیعت کو جس طرف مایل پاتے ہیں۔ اُسی کام کے سکھانے میں اپنا پیٹ کاٹکر اُس کے اخراجات کی برداشت کرتے اور ہمکو ایک کماؤ پوت بناتے ہیں اگر ابتدائی عمر سے ہمارے والدین ہماری تعلیم و تادیب یا حرفت و صنعت کے حاصل کرانے میں ہماری مدد نہ کرتے یا ہماری صحت کا خیال نہ کرتے تو ہم عدم کو سدھارے ہوتے یا اپنی بے ہنری کے سبب بھیک مانگتے پھرتے یا چور اُچکے بدمعاش ہو جاتے ہمارے اوپر اُنکا ادب۔ اُن کا لحاظ اُنکی خدمت اُن کی تعظیم کہاں تک واجب ہے۔ اگر ہم لوگ کسی دولت ثروت عزت اور حکومت پر پہنچکر اپنے ماں باپ۔ اُن کے خاندان یا پیشہ کو حقارت کی نظر سے دیکھیں اور اُنہیں کے دئے ہوئے رتبے کی بدولت اُنہیں پر تفوق ڈھونڈیں یہہ نہایت تنگ ظرفی ہے +

کریم بخش قیدی

کریم بخش جو ملتان کلب میں ملازم تھا اور پارسال چکوں میں جعل بنانیکے بعد روپوش ہوگیا تھا اور جس پر دو تین جرم قایم ہوئے تھے جنکی پاداش میں اُسکو سولہ یا اٹھارہ برس کی قید کی سزا بحیثیت مجموعی دیگئی تھی کچھہ تدبیر کرکے جیلخانہ سے نکل بھاگا اور تدبیر یہہ تھی کہ دو تین آدمی جو شریک سازش تھے پولیس کی وردیاں پہنے ہوئے اور ایک جعلی حکم اِس مضمون کا لئے ہوئے کہ اسسٹنٹ کمشنر کے اجلاس میں قیدی کی طلبی ہے جیلخانہ میں آئے اور قیدی کے طالب ہوئے جیل والوں نے

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

برٹش میوزیم لنڈن میں دو ہزار سات سو زبانوں میں مکمل انجیل کے نسخے موجود ہیں۔ کیا دنیا کی مختلف زبانوں میں اور کسی ملت و مذہب کی کتاب انجیل کے موافق معروف و مشہور ہے؟

پروفیسر میکسمولر نے کم سن بیوگان ہند کی طرفداری میں لنڈن میں ایک زبردست اپیل شایع کی ہے۔ اور رکابائی نے زنان ہند میں انگریزی تعلیم پھیلانے کے لئے لنڈن میں چندہ جمع کر رہی ہیں +

روس میں جس سازش کے لئے سیکڑوں آدمی گرفتار کئے گئے اُس کا پتہ اب لگا ہے۔ گرمائی قلعہ میں سرنگ لگا کر اُڑانے۔ یا جس ٹرین میں زار سوار ہوں بارود سے تباہ کر دینے کی تدبیر تھی +

ولیعہد روس کی شادی کی تیاریاں پایہ تخت روس میں بڑے زور شور کے ساتھ ہو رہی ہیں۔ پیغامات مبارکبادی پریزیڈنٹ امریکہ۔ فرانس۔ سلطان روم اور شاہ ایران کی طرف سے آئے ہیں +

امریکہ میں عورتوں نے ایک انجمن امتناع میخواری قایم کر کے ایک میموریل تیار کیا ہے جس پر تمام دنیا کے مشاہیر و اعزہ کے دستخط کرائے جائیں گے۔ اِس میموریل کا کاغذ ۲۵ میل لمبا ہے +

امریکہ میں ایک کاریگر نے ایسی آہنی بلی تیار کی ہے جس کے غرّانے کی آواز ایک میل تک جاتی ہے اُس کے اندر گھڑی کی طرح پرزے لگے ہوئے ہیں۔ جب اُس کی آواز سن کر بلیاں اس کے پاس اکٹھی ہو جاتی ہیں تو یہ اُنہیں پنجہ سے مار ڈالتی ہے +

سلطان مورکو اندرون محلات میں ناگہاں مر گئے وہ بعض امور کی بابت احکام دے رہے تھے کہ دفعتاً دم نکل گیا۔ عام خیال ہے کہ اُن کو زہر دیا گیا۔ اُن کا نام مولی حسن تھا۔ ۶۳ برس کے عمر رسیدہ تھے +

فرانس اور سیام میں پھر تعلقات نازک ہو گئے ہیں فرنچ لوگ ایم گراسکوین کے قاتل فراپاٹ کو مانگتے ہیں۔ اور سیامی اُس کو نہیں دیتے۔ اگر سیام مجرم کو حوالہ نہ کرے گا تو فرنچ صوبہ چنتابون پر مستقل قبضہ کریں گے +

وزرائے مصر میں بوجہ مخالفت اگر اسی طرح تغیر و تبدل ہوتا رہا تو خیال کیا جاتا ہے کہ خدیو مصر نالیاقتی کے جرم میں معزول کئے جائیں گے ؞ دیکھئے مصر کی پولیٹکل گتھی کیونکر سلجھتی ہے +

امیر کابل جس سُرعت کے ساتھ جنگی تیاریاں کر رہے ہیں اس پر حیرت ہوتی ہے۔ فوج کے واسطے تازہ ترین ایجاد کے اسلحہ منگوائے ہیں۔ اور نیز جنگی غبارے طلب کئے ہیں +

ٹائمز آف انڈیا لکھتا ہے کہ جنوبی کنارہ میں پنجشنبہ گذشتہ کو ایک ہندو مندر پر ڈاکہ پڑا۔ ڈاکو لوگ کئی ہزار کا مال مندر میں سے لوٹ کر لے گئے۔ ڈاکوؤں کا ہنوز کچھ پتہ نہیں ملا +

مدراس میں تعلیم یافتہ پارٹی نے جو انسداد رقص طوایفان بازاری کے بارہ میں تحریک کی تھی۔ اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس سال اکثر مندروں میں ناچ موقوف کیا گیا ہے +

بڑودہ میں تعلیم علم موسیقی کے لئے تین عورتیں گوا سے بلوائی گئی ہیں۔ جن کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ رقص و نغمہ سرائی کی تعلیم شروع کریں۔ ان عورتوں کو خرچ راہ کے لئے ۱۱۵۰ روپیہ عطا ہوئے ہیں +

بمبئی میں عبداللہ اسمٰعیل نام ایک مسلمان کو چوری کی علت میں قید کی سزا دی گئی تھی۔ بعد انقضائے میعاد جیل سے رہا ہوتے ہی پھر اُس نے ایک سوداگر کی گھڑی چرائی اور پھر ایک سال کے لئے مقید ہوا +

ریواڑی اور نارنول کے درمیان سڑک پر چند روز ہوئے ایک ڈاکہ پڑا۔ ڈاکوؤں نے بنیوں پر حملہ کیا اور چار ہزار روپیہ کا مال لوٹ کر لے گئے۔ تین بنئے جان سے مارے گئے۔ اور دو سخت زخمی ہوئے +

کلکتہ میں ایک عورت نے اِس باعث خودکشی کی کہ اُس کے خاوند نے بوجہ ناداری اپنی بہن کی شادی میں بیوی کا زیور دیدیا تھا۔ وہ اُس کے زیور کو واپس نہ کر سکا +

لکھنؤ میں دو بنگالی کلرک باپ بیٹے اِس جرم میں گرفتار ہوئے ہیں کہ دو مستعمل ریلوے ٹکٹ کام میں لا کر کمپنی کو دھوکہ دیتے تھے۔ کسی ہندوستانی ملازم نے مخبری کر کے یہ راز فاش کر دیا +

ریاست رامپور میں بقول ہفتہ وار گورکھا پلٹن میں ایک عظیم بلوہ ہوا۔ اس فساد میں کئی آدمی مارے گئے کئی زخمی ہوئے شاہی رسالہ نے جلد فساد کو فرو کر دیا۔ اب تحقیقات ہو رہی ہے عنقریب اس کی رپورٹ گورنمنٹ کو بھیجی جائیگی +

لکھنؤ کا اخبار ایڈورٹیزر لکھتا ہے کہ لوکل گورنمنٹ نے مشتہر کر دیا ہے کہ مارننگ پوسٹ الہ آباد کی یہ داستان کہ بریلی میں درختوں پر نشان لگاتے ہوئے بہت سادھو لوگ پکڑے گئے ہیں۔ محض گپ بازی ہے +

رفیق نسوان لکھنؤ ناقل ہے کہ جس قدر قیدیوں اور ملزموں کے ساتھ رعایت کی جاتی ہے اسی قدر مجرموں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے۔ عرصہ سے مجرموں کو چار گھوڑوں کی گاڑی میں قید خانہ سے روبکاری کیلئے لاتے اور واپس پہنچاتے ہیں +

لاہور کی پولیس نے ایک نوجوان مسلمان کو گرفتار کیا ہے۔ جس نے صرف دو آنہ پر تکرار کرنے میں ایک شخص کے سر پر ایسا لٹھ مارا کہ وہ فوراً مر گیا۔ مقدمہ زیر تجویز ہے ؞ مغلوب الغضب ہونا خون تک نوبت پہنچاتا ہے +

مہر نیمروز ناقل ہے کہ ہوشیارپور میں ایک فرزند ناخلف نے اپنی والدہ کو سخت زخمی کر دیا۔ والد نے اُس کو گرفتار کرا دیا۔ مجروحہ زیر علاج اور مقدمہ زیر تحقیقات ہے ؞ کیا شیطانی حرکت ہے +

جو اُس امر سے تعلق رکھتے تھے سُنی تھی - اور یہہ سب بلکہ پانچ سو بھی بخوبی معتقد تھے - کہ اُنہوں نے یسوع کو جو مر گیا تھا بعد پھر جی اُٹھا - دیکھا تھا ؛؛ یہہ بھی یاد رکھنا چاہیے - کہ رسول موصوف پہلے خود ایک ستانیوالا - اور مسیحی شہیدوں اور معترفوں کی سیدھی اُلٹی تحقیقات کرنے میں مشّاق تھا - ایسا کہ مسیح کے جی اُٹھنے کی بابت مسیحیت کے دوستانہ اور مخالفانہ پہلو سے سب باتیں جانتا تھا ؛؛ پھر یہہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ پولوس رسول اِس مقام میں اُن مخالفوں سے سروکار رکھتا ہے - جو مسیح کے جی اُٹھنے کی تعلیم کے منکر تھے - اور جو بہر وجہہ سخت کوشاں تھے کہ اگر ممکن ہو - اُس کے بیان کی تردید کریں ؛؛ پس ہم یہاں ایک ایسے شخص کی گواہی پاتے ہیں - جو بلاشک مسیح کا ہمعصر - پہلے ایک ستانیوالا - اور پیچھے ایک رسول ہو کر سب حقیقتوں سے آگاہ تھا - اور یہہ بیان ایک ایسے اعلیٰ تر وصف کے گواہ سے کیا گیا - کہ جس نے اپنی گواہی کی خاطر سب کچھ چھوڑا - اور جو اُس کے لئے ہر وقت مرنے کو مستعد تھا - اور بالآخر اُس کے لئے اپنی جان دی ؛؛ ہم اِس سے زیادہ اعلیٰ تر کونسی گواہی پا سکتے ہیں ؟ ؛

لیکن یہہ بھی کہہ سکتے ہیں - کہ ہمارے پاس اِس سے بھی اعلیٰ تر - اور زیادہ بلا واسطہ شہادت موجود ہے ؛ پولوس رسول فرماتا ہے کہ "سب کے پیچھے وہ مجھکو بھی - جو ادھورے دِنوں کا پیدا ہوا دکھائی دیا ؛؛" (ا قرنتھیوں ۱۵ : ۸) پس اِس میں کچھ شک نہیں ہو سکتا - کہ رسول اِس مقام پر کسی رویا کا نہیں - بلکہ جی اُٹھے جلالی خداوند کی حقیقی رویت کا اُس کے زندہ ہوئے بدن میں جیسا کہ وہ اب آسمان میں قائم و دائم رہتا ہے - اشارہ کرتا ہے ؛؛ پس درینصورت یہہ مسیح کے جی اُٹھنے کا قطعی ثبوت ہے ؛؛ لیکن چونکہ اُس ماجرے کو ظہور میں آئے چھ یا سات برس گذر چکے تھے - یہہ دلیل اکثروں کو شاید ایسی قوی معلوم نہ ہوگی ؛؛ پھر یہہ بھی کہا جا سکتا ہے - کہ اگر تبدیل صورت کے پہاڑ پر - موسیٰ بغیر پہلے جی اُٹھنے کے ایک جلالی جسم میں ظاہر ہو سکا - تو ممکن ہے کہ - ایسا ہی مسیح کی رویت کا حال ہو ؛؛ مگر اِس صورت میں بھی وہ مسیح کی ایک اعجازی رویت تھی - جو اُس کے واقعی جی اُٹھنے کی صداقت پر دلالت کرتی ہے - کیونکہ اَور معجزات کی مانند حقیقت کی صداقت کے لئے یہہ بھی ایک نشان ہوا

ہوگا ؛؛ پس بہر حال رسول پر مسیح کی رویت اُس کے جی اُٹھنے کے ماجرے کا ایک ثبوت تھی ؛

دوسری قوی دلیل اُس عجیب تبدیلی میں جو جی اُٹھنے کی تاریخ سے رسولوں کے دلوں میں واقع ہوئی پائی جاتی ہے ؛؛ وہ ایک یک بیک کامل تبدیلی تھی ؛؛ اُس تاریخ سے پہلے وہ مسیح کی بادشاہی کی نسبت تنگ و دنیوی خیالات میں پھنسے ہوئے تھے - لیکن اُس کے بعد فوراً اُنہیں ایک صاف سمجھ اُس کی روحانی خاصیت - اور عالمگیر طریقہ کی حاصل ہو گئی ؛؛ اُس سے پہلے وہ ایک لابیان غم اور اُداسی میں - لاچار مایوسی کے ساتھ مستغرق تھے - لیکن اِس کے بعد فوراً کمال خوشی اور لازوال اُمید سے بھر گئے ؛؛ پہلے وہ کمزور - ڈرپوک اور بزدل تھے - یہاں تک کہ اُن میں سے ایک نے - جو سبھوں سے زیادہ دلیر تھا جب ایک لونڈی نے مسیح کی نسبت اُس سے پوچھا تو صاف اپنے خداوند کا انکار کیا - لیکن حقیقت مسیح کے یقین کے بعد وہ فوراً اُس کے نام کا اقرار کرنے - اور اُس کے جی اُٹھنے پر شہادت دینے کے لئے بیخوف - اور مستقل ہو گیا ؛؛ پیشتر وہ اپنے مقاصد میں تنگ - اور خود غرض تھے - اور دنیوی توقع کی ہوئی بادشاہت میں پُر نفع - اور معزز منصبوں کے لئے جھگڑتے تھے - لیکن اِس کے پیچھے اُنہوں نے خود غرضی کو پامال کیا - اور تمام چیزوں - بلکہ اپنی جانوں کو بھی مسیح کے لئے قربان کرنے کو تیار ہو گئے ؛؛ ایسی تبدیلی صرف مسیح کے جی اُٹھنے کی حقیقت کے ایک مضبوط اعتقاد سے ہی پیدا ہو سکتی تھی ؛؛ چنانچہ اِس بات کو خود نکتہ چینیوں نے تسلیم کیا ہے - مثلاً " بور کہتا ہے - کہ "صرف جی اُٹھنے کا معجزہ ہی اُس شک کو دور کر سکتا تھا - جو ایمان کو موت کی ابدی تاریکی میں ڈالنے کو تیار تھا ؛؛" بیشک بور یہاں جی اُٹھنے کے معجزے کو فوق الخلقت ماجرا نہیں بلکہ صرف کسی قدر سازدار - اور دلی تصور - بیان کرنے کی کوشش کرتا ہے - لیکن وہ قبول کرتا ہے - کہ شاگرد مسیح کے جی اُٹھنے پر نہایت مضبوط اور مستقل اعتقاد رکھتے تھے ؛؛ مگر ایسا اعتقاد ضرور دلالت کرتا ہے - کہ وہ ایک حقیقی ماجرا تھا - کیونکہ وہ اُس کو معلوم کرنے کے لئے بہترین وسایل رکھتے تھے - اور جو کچھ اُنہوں نے دیکھا - اور سُنا - اور معلوم کیا - اُس کی نسبت ہرگز دھوکھا نہیں کھا سکتے تھے ؛

نور افشاں

دلیل مذکورہ بالا کے ساتھ یروشلم کی کلیسیائے اولین کی بنیاد پڑنے۔ اور اُس کی عجیب کامیابی سے ایک اَور دلیل نکلتی ہی۔ اِس کا ایک طویل بیان اعمال الرسل کے ابتدائی بابوں میں پاتے ہیں مسیح کے رسول اُس کے جی اُٹھنے کی منادی کرنے۔ اور کلیسیا کی ابتدا شروع کرنے کو سامریہ انطاکیہ افسس قورنتھس یا روم کو نہیں گئے۔ لیکن یروشلم ہی میں جہاں صرف سات ہفتے گذرے یہہ ماجرا وقع ہوا تھا۔ اور اُس وقت گذشتہ کی یاد ضرور تازہ۔ اور دلوں پر منقش ہوگی۔ اِس کام کو شروع کیا۔ اگر یہہ بالکل فریب تھا۔ تو اسکو رفع کرنا اُس وقت آسان تھا۔ کاہن لوگ لاش کو پیش کر سکتے تھے۔ اور سب معاملہ طے ہو جاتا۔ یا وہ رومی پہرے والوں کو سامنے بُلا کر بہ حلف اُن کے اظہارات لے سکتے تھے۔ لیکن اِس کے بجائے اُنہوں نے اُن کو رشوت دی۔ تاکہ جو کچھہ حقیقت میں گذرا تھا اسکی نسبت خاموش رہیں۔ شاگردوں میں سے کوئی نہ کوئی ایذا رسانی اور موت کے ڈر سے مخبر بن کر اِس فریب کو فاش کر سکتا تھا۔ لیکن کبھی ایسا واقع نہ ہوا۔ بخلاف اس کے ایک ہی دن میں تین ہزار آدمی کلیسیا میں شامل ہو گئے۔ اور اس کے تھوڑے ہی پیچھے علاوہ مستورات اور بچوں کے ہم یروشلیم میں پانچہزار مسیحی مردوں کا ذکر پڑھتے ہیں۔ اور صاف بتلایا گیا ہی کہ ”کاہنوں کا ایک بڑا گروہ ایمان کا تابع ہوا“۔ اور یہہ سب مسیح کے جی اُٹھنے کی منادی کرنے سے۔ اُسی شہر میں جہاں یہہ ماجرا سات ہفتے پیشتر گذرا تھا۔ ”انجام کو پہنچا۔ اگر یہہ ایک مطلق دہوکھا اور کہانی ہی تھی۔ تو کلیسیا کی قایمی اور تیز رو ترقی کی وجہہ جیسا کہ اعمال الرسل اور پولوس کے خطوں میں مندرج ہی۔ بیان کرنا عقلاً غیر ممکن معلوم ہوتا ہی۔ یا یوں کہیں۔ کہ کلیسیا کی اولین بنیاد۔ اور اُس کی تیز رو کامیابی اور استقامت مسیح کے جی اُٹھنے کی ایک بڑی قوی اور مضبوط دلیل ہی۔ کلیسیا اُس کے جی اُٹھنے کی یادگاری ہی اور ایک ایسی یادگاری ہی۔ جو اُسی تاریخ تک واپس پہنچتی ہی +

اِس حقیقت پر متوجہہ کرنا بھی بیجا نہ ہوگا۔ کہ خداوند کا دن بھی۔ کہ جو کلیسیا کا مخصوص عبادتی دن ہی۔ کچھہ کم زوردار دلیل نہیں ہی۔ اِس دن کو ماننے کا دستور متواتر مسیح کے جی اُٹھنے تک پہنچتا ہی۔ یوحنا کی مکاشفات ۱ باب ۱۰ آیت میں۔ جو منکر نکتہ چین لوگوں کی ایک مقبولہ کتاب ہی۔ ہمیں اس کا

جسکو ہمارے مخالف علما نے اصلی تسلیم کر لیا ہی۔ مسیح کے جی اُٹھنے کی صاف گواہی دیتا ہی +

پولوس کی گواہی پر لحاظ کرنے میں ہم صرف اُنہیں باتوں کا ذکر کریں گے جو اُس کے پہلے چار نامہ جات میں موجود ہیں۔ اور جن کا اصلی ہونا جرمنی۔ فرانس۔ اور انگلستان کے نہایت نکتہ چین لوگوں نے بلا حجت تسلیم کر لیا ہی۔ یہہ کچھہ ضرور نہیں۔ کہ ہم اِس حقیقت کی نسبت تمام حوالے پیش کریں۔ کیونکہ رومیوں کے خط سے شروع کر کے گلاتیوں کے آخر تک ایسے حوالے بکثرت موجود ہیں۔ جو کامل اور صاف ہیں +

وہ مقام جو خاص ہماری توجہہ کے لایق ہی پہلے قرنتیوں ۱۵ باب ۳ سے ۸ آیت تک ہی: ۔ ”کیونکہ میں نے اول باتوں میں وہی تمکو سونپی۔ جو مینے بھی پائی۔ کہ جیسا کتابوں میں لکھا ہی مسیح ہمارے گناہوں کے واسطے مُوا۔ اور گاڑا گیا۔ اور تیسرے دن کتابوں کے موافق جی اُٹھا۔ اور کیفاس کو اور اُس کے بعد بارہوں کو دکھائی دیا۔ بعد اُس کے پانچ سو بھائیوں سے زیادہ تھے۔ جنہیں وہ ایک بار دکھائی دیا۔ اکثر اِن میں سے ابتک موجود ہیں۔ پر کئی ایک سو گئے۔ پھر یعقوب کو دکھائی دیا۔ پھر سارے رسولوں کو۔ اور سب کے پیچھے مجھکو بھی۔ جو ادھورے دنوں کا پیدا ہوں دکھائی دیا“ +

اب یہہ گواہی بہت صاف۔ اور باموقع ہی۔ پولوس کو اِن رسولوں اور شاگردوں سے باہمی گفتگو کرنے کے لئے خاطرخواہ موقع ملتا تھا۔ وہ گلاتیوں کے پہلے باب اور دوسرے باب میں کہتا ہی۔ کہ اُس نے کیفا۔ یعقوب۔ اور یوحنا کے ساتھ نہایت قربت حاصل کی۔ جو یروشلم میں گویا کلیسیا کے ستون تھے۔ اور اپنی انجیل کا اُنکی انجیل سے مقابلہ کیا۔ لیکن چونکہ مسیح کا جی اٹھنا تمام مسیحی عمارت کی محراب کا ڈاٹ تھا۔ لہذا یقینی امر ہی۔ کہ غور کرنے کے لئے خاص مسئلہ ضرور یہہ ہی ہوا ہوگا۔ برطبق اس کے کچھہ شک نہیں ہو سکتا ہی۔ کہ پولوس رسول عبارت صدر میں اسی گواہی کا بیان کرتا ہی۔ جو اُس نے رسولوں اور اولین شاگردوں سے پائی تھی۔ ”سوپر نیچرل ریلیجن کا مصنف کہتا ہی۔ کہ اُس میں شک نہیں ہو سکتا۔ کہ پولوس کو ایسی رویتوں کے واقع ہونیکی نسبت کہا گیا۔“ اور ڈاکٹر اسٹراؤس بھی کہتا ہی۔ کہ ”یہہ بات پولوس رسول نے پطرس یعقوب۔ اور شاید اَوروں سے بھی

بقیہ روئیداد

کاغذات دائر کرنے مقدمات +

موقع	زیر دفعہ
اودہو رام پٹواری	۱۸۶

حسب دفعہ ۱۸۶ ایکٹ ۲۰ سالہ ۱۸۹۱ء منہاءل اور سیر کو اختیار دیا جاوے کہ نسبت اودہو رام پٹواری مقدمہ بصیغہ فوجداری دائر کریں +

موقع	زیر دفعہ
کرم بخش معمار	۱۸۶

حسب دفعہ ۱۸۶ ایکٹ ۲۰ سالہ ۱۸۹۱ء منہاءل اور سیر میونسپل کو اختیار دیا جاوے کہ نسبت کرم بخش معمار مقدمہ بصیغہ فوجداری دائر کرے +

موقع	زیر دفعہ
عبد الغنی	۱۸۶

حسب دفعہ ۱۸۶ ایکٹ ۲۰ سالہ ۱۸۹۱ء منہاءل اور سیر کو اختیار دیا جاوے کہ نسبت عبد الغنی مقدمہ بصیغہ فوجداری دائر کرے

نمبر ۲۰ - رزولیوشن نمبر ۶ مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۸۹۳ء دربارہ تعمیر پاخانہ روشن راجپوت جو قریب چاہ تعمیر ہوا ہے +

حسب دفعہ ۱۸۶ ایکٹ ۲۰ سالہ ۱۸۹۱ء منہاءل اور سیر کو اختیار دیا جاوے کہ نسبت روشن راجپوت مقدمہ بصیغہ فوجداری دائر کرے +

نمبر ۲۱ - چٹھی انگریزی جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر دربارہ اس کے کہ لاٹھی ہائے جو میلہ دسہرہ اور روشنی پر خریدی گئی تھیں وہ سپاہیان پولیس کے پاس رہنگی نیلام اُسکا مناسب نہیں ہے +

تجویز ہوئی کہ قیمت لاٹھی ہائے دی جاوے +

نمبر ۲۲ - چٹھی ہیڈ ماسٹر میونسپل بورڈ سکول دربارہ ملنے رخصت ۴ یوم از ۱۸ دسمبر ۱۸۹۳ء لغایت ۲۱ دسمبر ۱۸۹۳ء وحکم صاحب پریزیڈنٹ کہ بعد گذرنے میعاد کے یہہ چٹھی پہنچی یعنے ۲۲ - دسمبر ۱۸۹۳ء کو +

تجویز ہوئی کہ ہیڈ ماسٹر صاحب سے دریافت کیا جاوے کہ بعد انقضاء میعاد یہہ درخواست کیوں پیش کی گئی +

نمبر ۲۳ - رزولیوشن نمبر ۱۴ مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۸۹۳ء کاغذات انتظام قیمت ادویہ شفاخانہ +

کثرت رائے سے تجویز ہوئی کہ ماسٹر مولراج صاحب و مولوی محمد حسن صاحب و بابو شب سرنداس صاحب ممبران سب کمیٹی مقرر ہو کر جلسہ آئندہ میں اپنی رائے تحریری پیش کریں صاحب سول سرجن بہادر فرماتے ہیں جو پچھلے جلسہ میں تجویز ہوئی ہے وہ مناسب ہے ملتوی کرنا یا دوبارہ سب کمیٹی کرنا ضرورت نہیں ہے +

نمبر ۲۴ - درخواست امین چند برہمن پسر مولا چپڑاسی متوفی واسطے تجویز ثانی +

اتفاق رائے سے تجویز ہوئی کہ دوبارہ درخواست کے پیش ہونیکی ضرورت نہیں +

نمبر ۲۵ - درخواست بوٹے شاہ ولد برکت علی متوفی واسطے تقرری خود بجائے متوفی +

تجویز ہوئی کہ سب کمیٹی تقرری ملازمان کے سپرد ہووے کہ حسب ضابطہ کارروائی کریں +

روئیداد جلسہ معمولی میونسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس شہزادہ محمد نادر صاحب سی ای پریزیڈنٹ خواجہ احسن شاہ صاحب - مسٹر ایم وائلی صاحب - لالہ منسارام صاحب تاجر پارچہ - سید خورشید علی شاہ صاحب - منشی کرم بخش صاحب - سید غلام محمد صاحب - پیرجی غلام محی الدین شاہ صاحب - سردار محمد فیاض علی خان صاحب - چودہری گنڈن سنگہ صاحب +

(واقع ۱۳ جنوری ۱۸۹۴ء)

نمبر ۱ - پلش رپورٹ و اسٹیٹمنٹ نالیات جو سب کمیٹی تعمیرات نے بنا کر پڑتال و مقابلہ طلب کی ہے +

تجویز ہوئی کہ ماسٹر مولراج صاحب سید غلام محمد صاحب مسٹر ایم وائلی صاحب پڑتال اور مقابلہ کر کے رپورٹ کریں اسٹیمیٹ و کمیشن رپورٹ اور کاغذات آمدہ محکمہ انجنیریت احتیاط سے رکھیں یعنے کاغذات اصل پر کوئی تخمینہ نشان تحریر نہ کریں +

نمبر ۲ - رپورٹ صاحب سینٹری کمشنر بہادر پنجاب بعد معینہ شہر لودیانہ مورخہ ۲ - دسمبر ۱۸۹۳ء +

تجویز صاحب پریزیڈنٹ مناسب ہے بروقت آنے جواب سب کمیٹی ہائے سے جواب چٹھی کا دیا جاوے +

نمبر ۳ - کاغذات اجر مجرائے یعنے ۱۰۰۰ ؎۔ ۱ منجملہ ؎۔ روپیہ از قرضہ +

تجویز ہوئی کہ بابو رائے بردہ صاحب و مسٹر ایم وائلی صاحب خواجہ احسن شاہ صاحب سب کمیٹی مقرر کی جاوے کہ ہر دو امر سے کیا مناسب ہے کہ رقم ؎۔ ۱ از اقساط آئندہ سے مجرا کیا جاوے یا قسط بندی ترمیم کی جاوے +

نمبر ۴ - رپورٹ سید غلام صاحب ممبر بابت حاصل کرنے زمین قبرستان بروئے قاعدہ سرکاری جسکی بابت کمیٹی کو ؎ روپیہ دینے ہوں گے +

تجویز ہوئی کہ رائے سید غلام صاحب منظور کی جاوے اور کارروائی حاصل کرنے زمین بروئے قاعدہ سرکاری کی جاوے +

نمبر ۵ - نوٹس چندو لال برہمن باطلاع کرنے دعویٰ دیوانی بابت ہرجانہ زمین خراب شدہ بسبب تعمیر نالی +

اطلاع ہوئی +

باقی آئندہ

پنجاب رلجس بک سوسائٹی انارکلی

فہرست کتب جو عام بائبل خوانوں بائبل ٹیچروں اور سنڈے سکول کے کارکنوں کے لئے ہیں

کتب تفاسیر

تفسیر پیدائش	رومن	مصنفہ پادری ٹسڈل صاحب	۱۲
" خروج	"	"	۱۰
شرح فقرہ بائبل از پیدائش تا سموئیل	"	مصنفہ پادری ہیتھ صاحب	ع
" نیا عہد نامہ	"	"	۱۲
" انبیائے اصغر	"	"	۱۰
مزامیر باشرح و تفسیر	"	مصنفہ پادری اوون صاحب	۱۲
تفسیر یسعیاہ	"	"	۱۲
" دانی ایل	"	مصنفہ پادری ہینسل صاحب	۸
" حجی زکریا ملاکی	"	"	۱۰
" متی و مرقس	"	مصنفہ پادری سکاٹ صاحب	۱۲
" لوقا و یوحنا	"	"	۱۲
" اعمال	"	.	۶
" رومیوں	"	.	۸
" قلسیوں	"	.	۶
" افسیوں	"	.	۶
" افرتیوں	"	.	عہ و عا
" مکاشفات	"		۶
" متی	اردو	مصنفہ پادری کلارک صاحب و ڈاکٹر عماد الدین صاحب و سکاٹ صاحب	۱۲ و عا
" یوحنا	"	مصنفہ پادری کلارک صاحب و پادری عماد الدین صاحب	۱۲ و عا
" اعمال	"	"	۱۲ و عا
" مکاشفات	"	ڈاکٹر عماد الدین صاحب	۶
شرح ابواب ۱۳ تا ۱۹ کتاب مکاشفہ			۱
مکاشفات	اردو	ہوپر صاحب	۸
دعائے عظیم کی کتاب کی تفسیر	اردو		۸

یہہ کتابیں بائبل خوانوں کے لئے نہایت مفید ہیں۔ اس کے علاوہ مسیحی مذہب کے متعلق ہر قسم کی کتابیں اور بائبل مختلف زبانوں۔ انگریزی۔ اُردو۔ ہندی۔ پنجابی وغیرہ میں موجود رہتی ہیں۔ خط و کتابت اس پتہ پر ہونی چاہئے +

انارکلی
اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب رلجس بک سوسائٹی
لاہور۔

پرچہ ہائے سنڈے سکول کی اطلاع

مسیح کی زندگی کی نسبت سلسل رسالہ کے پہلے چار سبق معہ نوٹوں اور بلیک بورڈ نقشوں کے جو پنجاب کے سنڈے سکولوں کے استعمال کے لئے اُس کمیٹی نے جو فی الحال سنڈے سکول کے اجلاس نے مقرر کی تھی مرتب کئے تھے۔ تیار ہو گئے ہیں ؛ یہہ سلسل رسالہ یکم جولائی سے شروع ہوگا ؛ دو ورقہ رسالے فارسی اردو میں ہمارے پاس موجود ہیں۔ اور درخواستوں کے آنے پر رومن اردو میں بھی تیار ہو سکتے ہیں ؛ اُمید ہے کہ یہہ سلسل رسالے نہایت کار آمد ہوں گے۔ کیونکہ وہ اس طور پر طیار کئے گئے ہیں۔ کہ اُوستادوں اور طالبعلموں دونوں کے لئے کار آمد ہوں ؛ جن لوگوں کے پاس انجیل کی تفسیر موجود نہیں ہے اُن کے لئے بائبل کے ضروری مقامات کا بیان ان رسالوں سے معلوم ہو جائیگا ؛ ان پہلے چار سبقوں میں نوٹوں کے لئے کسیقدر محدود جگہہ دی گئی ہے مگر دوسرے دو ورقی رسالوں میں مفصل نوٹ ہوں گے۔ اگر مجموعہ درخواست پانچ سو کاپیوں کے لئے ہو تو قیمت فی کاپی ۱۲ ر پائی ہوگی اگر ۱۰۰۰ ہو۔ تو فی کاپی ۱ ر پائی ہوگی۔ اور اسی طرح نرخ کم ہوتا جائیگا +

آرڈر۔ بنام (پادری) آرتھر ایچ۔ یونگ (لودیانہ) منیجنگ اڈیٹر کے نام پر بھیجنے چاہئیں ؛

ضرورت

اپر پرائمری جماعتوں کے لئے ایک سنیر یا جونیر سند یافتہ مدرس کی ضرورت ہے درخواستیں معہ کاغذات کارگذاری فوراً آنی چاہئیں تنخواہ حسب لیاقت ہوگی مسیحی کو ترجیح دیجائیگی +

المشتہر
(پادری) ٹی۔ ہولڈن منیجر مشن سکول نارووال ضلع سیالکوٹ

ضرورت

جلال پور ضلع گجرات کے اینگلو ورنیکلر مڈل سکول کے لئے ایک عیسائی سند یافتہ یا الف۔ اے پاس شدہ ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ درخواستیں بہت جلد مجھہ مشتہر کے پاس آنی چاہئیں +

المشتہر
(پادری) آر۔ کلیمن۔ پیٹرسن صاحب
منیجر مشن گجرات۔ پنجاب

ضرورت

ایک رڑکی کالج پاس شدہ اور تجربہ کار اوورسیر بمشاہرہ عہ ماہوار ڈسٹرکٹ بورڈ فیروزپور کے لئے مطلوب ہے۔ درخواست بمعہ نقول اسناد حسب ذیل پتہ پر ہونی چاہئے +

اسسٹنٹ کمشنر و وائس پریذیڈنٹ
ڈسٹرکٹ بورڈ ضلع فیروزپور۔

لودھیانہ

جبکہ شدت گرمی کے باعث لوگ نہایت حیران و پریشان تھے خدا نے اپنی کامل مہربانی سے باران رحمت نازل کیا۔ اتوار کو تمام دن ابر غلیظ محیط آسمان رہا۔ اور شام سے برسنا شروع ہوا دو روز تک وقت بوقت بارش ہوتی رہی اور معلوم ہوتا ہے کہ موسم بارش شروع ہو گیا ہے ؛ (تعداد پیدایش ۳۲۔ تعداد اموات ۳۲)

پادری۔ ای۔ پی نیوٹن صاحب منیجر نور افشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم وائلی کے اہتمام سے چھپا